نیپال اردو ٹائمز
NEPAL URDU TIMES

بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کمال پور شریف یوپی

بانی ومہتمم :مؤرخ نیپال،مفسر قرآن، مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولانا الحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

وہیں سے وہ پکار اٹھے گا جو ذرہ جہاں ہو گا ☆ بہت برباد ہیں لیکن صدائے انقلاب آئے

نیپال اردو ٹائمز

ہفت روزہ

Weekly

THE NEPAL URDU TIMES

جلد نمبر (1)

شمارہ نمبر 22

VOL:(1)
ISSUE (22)

29-رجب المرجب 1446ھ
30/جنوری 2025

ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

8 صفحات

غزہ کی پٹی کے شمال میں واپس آنے والے 90٪ افراد گھروں سے محروم ہیں: حماس

مشرق اوسطیٰ
نیوز ایجنسی

غزہ کی پٹی میں بے گھر فلسطینیوں کی شمال کی جانب واپسی کا سلسلہ آج دوسرے روز بھی جاری ہے۔ حماس تنظیم نے تصدیق کی ہے کہ اس کی گنتی کے مطابق گذشتہ روز تقریباً تین لاکھ بے گھر فلسطینیوں کی غزہ کی پٹی کے شمال میں اپنے گھروں کو واپسی ہوئی۔

ادھر غزہ میں سرکاری انفارمیشن بیورو کے سربراہ نے بتایا ہے کہ واپس آنے والے 90٪ افراد اپنے گھروں سے محروم ہیں جو ان کا ٹھکانا بن سکیں۔ بیورو نے تصدیق کی ہے کہ غزہ کی پٹی کا شمالی حصہ بے گھر افراد کے استقبال کے لیے مطلوب انتظامات کے حوالے سے شدید کمی کا شکار ہے۔ بیورو نے فوری امداد پیش کرنے کی اپیل کی ہے جس میں واپس آنے والوں کے ٹھکانے کے لیے خیموں کی فراہمی شامل ہے۔ اس وقت غزہ کی پٹی کا بڑا حصہ ملبے کا ڈھیر بن چکا ہے۔ انفارمیشن بیورو کے مطابق شمالی حصے میں واپس آنے والوں کو کم از کم 1.35 لاکھ خیموں کی ضرورت ہے۔

پیر کے روز غزہ کی پٹی کے شمال کی سمت آنے والے دونوں مرکز راستوں پر لاکھوں فلسطینیوں کا سیلاب نظر آیا۔ یہ لوگ کئی ماہ تک عارضی پناہ گاہوں میں رہنے کے بعد خوشی اور خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ واپس لوٹے۔

بے گھر افراد نے بحیرہ روم کے متوازی راستے پر پیدل شمالی حصے کا رخ کیا۔ ان میں بعض لوگوں نے شیر خوار بچوں کو یا کندھوں پر سامان اٹھا رکھا تھا۔

ہجوم کے بیچ بچے بھی نظر آئے جنھوں نے سردی سے بچنے کے لیے جیکٹیں پہنچ رکھی تھیں اور ان کی کمروں پر بیگ تھے۔ اس دوران بہت سے مرد حضرات عمر رسیدہ افراد کو وہیل چیئر پر بٹھا کر رواں دواں تھے۔ بعض گھرانے اس موقع پر سیلفیاں بناتے بھی نظر آئے۔ اس موقع پر حماس تنظیم کی جانب سے مقرر کیے گئے سرخ جیکٹوں میں ملبوس ذمے داران لوگوں کو ساحلی راستے کی سمت رہنمائی کر رہے تھے۔

سات اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد چھڑنے والی جنگ کے دوران میں غزہ کی پٹی کے شمال سے تقریباً 6.5 لاکھ فلسطینی اپنے گھروں کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

اسرائیلی اعداد و شمار کے مطابق اس روز حماس کے حملے میں 1200 افراد ہلاک ہوئے اور 250 کو قیدی بنا لیا گیا۔

ادھر غزہ میں وزارت صحت کے بیان کے مطابق غزہ کی پٹی پر اسرائیلی حملوں میں اب تک 47 ہزار سے زیادہ فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔

سابق صدر بھنڈاری کا بیان تعلیم و صحت پر کام کرنے کی ضرورت:

نیپال اردو ٹائمز

برات نگر: سابق صدر بدیا دیوی بھنڈاری نے کہا ہے کہ وہ قومی سیاست میں سرگرم ہیں۔ پیر کو برات نگر میں صحافیوں سے ملاقات کے دوران سابق صدر بھنڈاری نے کہا کہ وہ تعلیم ،صحت، اقتصادی مساوات، آب و ہوا اور ماحولیات کے مسائل پر بات کر رہی ہیں اور کہا کہ یہ مسائل سیاست سے مختلف نہیں ہیں ۔ ہم سیاست سے مختلف نہیں ہیں، آپ کیسے سمجھتے ہیں؟ لیکن جس طرح میں تعلیم، صحت، آب و ہوا وغیرہ پر بات کر رہی ہوں، وہ سیاست سے مختلف نہیں ہیں، اس لحاظ سے میں اب بھی قومی سیاست میں سرگرم ہوں۔ قومی ، بین الاقوامی وغیرہ کے ماحول بھی ہیں، وقت آنے پر فیصلہ کیا جائے گا کہ کون سی پارٹی سیاست کرے گی یا نہیں۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ اگر وہ پارٹی سیاست میں آتی ہیں تو CPN-UML ان کی پسند ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا" میں CPN-UML میں پلی بڑھی ہوں، اس لیے وہیں جاتی ہوں لیکن یہ بحث کے مرحلے میں داخل نہیں ہوا۔ سابق صدر بھنڈاری نے صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے سابق صدر بدیا دیوی بھنڈاری نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ سابق نائب صدر نندا بہادر نے دوبارہ ماؤسٹ سینٹر کی سیاست میں حصہ لیا ہے۔ وہ سیاست سے آیا ہے۔ میں نے سات سال بطور صدر اور وہ نائب صدر کے طور پر تعاون کیا۔ میں بہت خوش ہوں، میں آپ کو نیک خواہشات پیش کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی سیاسی سرگرمی وغیرہ کے بارے میں میڈیا میں ہونے والے ۔ حالیہ چرچے درست نہیں اور انہوں نے درخواست کی کہ کسی کو گمراہ نہ کیا جائے۔ بتایا جاتا ہے کہ سابق صدر بھنڈاری چار دنوں تک مشرقی علاقے کے مختلف مقامات پر قیام کریں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس بار میں یہاں تعلیم کے شعبے میں بہت سے پروگراموں کے لیے آئی ہوں، میں یہ بھی کہتی رہتی ہوں کہ تعلیم کے شعبے کی اصلاح اور ترقی کی جائے۔ سابق صدر بھنڈاری نے پیر کی دوپہر برات نگر آنے کے بعد بگ ہوٹل میں سی پی این یو ایم ایل کے مختلف سطح کے قائدین کے ساتھ میٹنگ کی۔ انہوں نے یو ایم ایل کی سرکردہ خواتین نوجوانوں اور طلبہ رہنماؤں سے الگ الگ" ملاقاتیں کیں۔

جعلی آئی ڈی یا پیج کے ذریعے گمراہ کن معلومات بھیجنے پر 5 سال قید اور 15 لاکھ تک جرمانہ

کاٹھمانڈو: شوشل میڈیا پر جعلی آئی ڈی، پیج یا گروپ بنا کر کسی کے بارے میں گمراہ کن معلومات پھیلانے پر قید اور سزا کی تجویز کے ساتھ پارلیمنٹ میں ایک بل پاس کیا گیا ہے۔ بل کے سیکشن 27 میں سوشل میڈیا پر گمنام یا فرضی شناخت بنانے

یا استعمال نہ کرنے کی شق ہے۔ "کسی کو بھی گمنام یا تخلص (جعلی آئی ڈی، صفحہ، گروپ) یا کسی دوسرے کے نام سے شناخت نہیں بنانا چاہیے، ایسی گمنام یا فرضی شناخت کے ذریعے مواد تیار اور پوسٹ یا شیئر نہیں کرنا چاہیے، دفعہ 2 میں لکھا ہے، 'جو بھی دفعہ (1) کے تحت کوئی جرم کرے گا اسے تین ماہ تک قید یا پچاس ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزا دی جائے گی۔ 'جعلی اکاؤنٹ، پیج یا گروپ بنا کر غلط یا گمراہ کن معلومات کی صورت میں مزید کارروائی کی جائے گی۔ یہ بندوبست دفعہ 3 میں کیا گیا ہے۔ "کسی کو بھی انفرادی یا اجتماعی طور پر پلیٹ فارم پر بھیس بدل کر، مستقل یا عارضی گروپ، صفحہ یا کسی اور قسم کی ID نہیں کھولنی چاہیے، اور غلط یا گمراہ کن معلومات کو اس طرح منتقل نہیں کرنا چاہیے جس سے نیپال کی خود مختاری، جغرافیائی سالمیت کو نقصان پہونچے یا اس پر منفی اثر پڑے، دفعہ (3) کے تحت مروجہ قانون کے مطابق سزا دی جائے گی، اور اگر مروجہ قانون میں سزا کا ذکر نہ ہو تو پانچ سال تک قید اور 15 لاکھ جرمانہ ہو سکتا ہے

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

حماس جمعہ تک 3 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرے گی: قطر ایف ایم

دوحہ، (یو این آئی) قطری وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے کہا کہ فلسطینی تحریک حماس صہیونی سپاہی اربیل یہود سمیت تین اسرائیلی یرغمالیوں کو جمعہ تک رہا کر دے گی اور مزید تین یرغمالیوں کو بھی ہفتہ کو رہا کر دیا جائے گا انہوں نے ایکس پر کہا- "ثالثوں کی قیادت میں جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، دونوں فریقوں کے درمیان یہ سمجھوتہ طے پایا کہ حماس یرغمال اربیل یہود اور دو دیگر یرغمالیوں کو اگلے جمعہ سے پہلے حوالے کر دے گی۔

ریلوے کا انقلاب: تجارت اور رابطے کو تبدیل کرنا

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو-25 جنوری (ایم این این) نیپال کا نقل و حمل کا شعبہ ریلوے لائنوں کی ترقی کے ساتھ ایک اہم تبدیلی سے گزر رہا ہے، جو کہ اقتصادی ترقی اور علاقائی انضمام کا وعدہ کرتا ہے، جیسا کہ نقل و حمل کے ماہر اشیش گجورل نے روشنی ڈالی ہے۔ نیپال کسٹمز یارڈ ریلوے لنک نے پہلے ہی ریل نقل و حمل کی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، خاص طور پر بیر گنج میں سامان کی لاگت اور ترسیل کے اوقات کو نمایاں طور پر کم کیا ہے، اور مستقبل کے منصوبوں کے لیے ایک ماڈل کے طور پر کام کر رہا ہے۔ مجوزہ رکسول ۔ بیر گنج ۔ کاٹھمانڈو ریلوے لائن کا مقصد نیپال کی راجدھانی کو ہندوستان کے وسیع ریل نیٹ ورک سے براہ راست جوڑ کر کنی کٹیوٹی کو مزید بڑھانا ہے، جس سے مال بردار اور مسافروں کی نقل و حمل دونوں کو فائدہ پہنچے گا، اور سیاحت کو فروغ ملے گا۔ یہ ریلوے پراجیکٹ نیپال کے لاجسٹک چیلنجوں سے نمٹتا ہے، بشمول بارڈر کراسنگ میں رکاوٹیں اور سڑکوں کی دیکھ بھال کے زیادہ اخراجات، ایک قابل اعتماد اور سرمایہ کاری موثر متبادل فراہم کرکے، اس طرح نیپال کی علاقائی مسابقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ پہل ریلوے کی تعمیر، آپریشنز، اور ٹیکنالوجی کی منتقلی، نیپال میں مہارت کی ترقی کو فروغ دینے اور کار گو ہینڈلنگ اور دیکھ بھال کی جدید تکنیکوں کو اپنانے کے قابل بنانے میں ہندوستان کی مہارت کا فائدہ اٹھاتی ہے۔ مزید برآں، ریلوے پروجیکٹ ڈیزل سے چلنے والی سڑک کی نقل و حمل پر انحصار کم کرکے اور نیپال کے وافر پن بجلی وسائل سے چلنے والے الیکٹریفائیڈ ریل سسٹم کے لیے راہ ہموار کرکے ماحولیاتی پائیداری کو فروغ دیتا ہے۔ ریلوے منصوبے کے طویل مدتی اقتصادی اثرات کی توقع ہے، بشمول نقل و حمل کے کم ہونے والے اخراجات، تجارتی حجم میں اضافہ، غیر ملکی سرمایہ کاری کی کوشش، اور نیپال کے لیے مجموعی اقتصادی ترقی ، جو ہندوستان کی کامیابی کی کہانی کی عکاسی کرتی ہے۔

ہم گڈ گورننس اور معاشی خوشحالی کے حق میں ہیں: سابق صدر پرچنڈ

نیپال اردو ٹائمز

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

تلسی پور، بی پی این ماؤسٹ سینٹر) کے چیئر مین پشپ کمل دہال پرچنڈ نے کہا ہے کہ وہ گڈ گورنس اور اقتصادی گڈ گورنس کے حق میں ہیں۔ چیئر مین پرچنڈ نے تلسی پور میں تلسی پور سٹی کمیٹی کے زیر اہتمام پارٹی کے تیسرے سٹی اجلاس کے افتتاحی اور بیداری میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چیئر مین پرچنڈ ملک میں روز گار کو یقینی بنانے کے لیے اپوزیشن میں آواز اٹھا رہے ہیں۔ صدر پرچنڈ کا کہنا ہے کہ جب وہ اقتدار میں تھے یا اپوزیشن میں تھے جب بھی انہوں نے لوگوں

کی ضروریات کو ترجیح دی۔ صدر پرچنڈ نے کہا کہ ماضی کی کوتاہیوں کو دور کرتے ہوئے عوام سے رشتہ مضبوط کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں راپتی علاقے سے پیغام ملا ہے، جو ماؤ نواز مرکز کے گڑھ ہیں کہ قیادت میں اصلاح کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام کے درمیان مکمل تناسب کا مسئلہ قائم کریں گے۔ سی پی این ماؤست سنٹر تلسی پور سٹی کونسل اور ضلعی سطح کی ویجیلنس میٹنگ سٹی کونسل کے صدر موہن تھاپا کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

ہم مسلح پولس اہلکاروں کے 16 سال بعد ریٹائر ہونے کا انتظام لا رہے ہیں: وزیر داخلہ لیکھک

نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: وزیر داخلہ رمیش لیکھک نے کہا ہے کہ مسلح پولس اہلکاروں کی 16 سال کے بعد ریٹائرمنٹ کی شق نیپال کی مسلح پولس فورس کے قانون میں شامل کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات بدھ کو کاٹھمانڈو میں مسلح پولس فورس کے ہیڈ کوارٹر میں 24 ویں مسلح پولس ڈے کے موقع پر منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ چند دنوں میں وزیر داخلہ لیکھک نے 16 سال بعد ریٹائر ہونے کی شق کے قانون میں شامل کرنے کا اعلان کیا جو کہ ایک طویل عرصے سے مسلح پولس اہلکاروں کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام افسران اور یہاں تک کہ نوجوانوں کی آواز کو شامل کر کے قانون بنایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ بننے کے بعد وہ پالیسی اور قانونی استحکام کے ذریعہ نیپال پولیس اور مسلح پولس کی زیادہ موثر ،پیشہ ورانہ ترقی کو یقینی بنانے پر زور دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیپال کی مسلح پولس فورس کا قانون چند دنوں میں پارلیمنٹ میں بل کے طور پر درج کر دیا جائے گا۔ ہم چند روز میں متعلقہ بل وفاقی پارلیمنٹ میں رجسٹر کرائیں گے ۔ تمام افسران حتی کہ جوانوں کی آواز کو شامل کر کے قانون بنایا گیا ہے۔ 16 سال میں ریٹائرمنٹ کی شق جو کہ ایک طویل عرصے سے مسلح پولس کانسٹیبلوں کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں، کو قانون میں شامل کیا جائے گا۔ اس خاص دن پر میں نیپال کی مسلح پولس فورس کے پورے رینک کے سامنے یہ بات کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے آرمڈ پولس فورس کے انسپکٹر جنرل نیپال راجو آریال نے کہا کہ مسلح پولیس فورس بین الاقوامی سرحد کو محفوظ بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم سرحدی علاقے میں اسمگلنگ اور سرحد پار جرائم پر قابو پانے کو ترجیح دے کر آپریشن کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک نیپال نے 2,308 سرحدی ستونوں کی مرمت مکمل کر لی ہے جن کی مرمت کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ سرحدی علاقے کے ہم منصب سیکورٹی اداروں کے ساتھ باقاعدہ میٹنگز کر کے خوشگوار تنظیمی ہم آہنگی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کا بارڈر سیکیورٹی گارڈ صرف اس صورت میں مضبوط نہیں ہو گا جب اسے سرحدی علاقے کے شہریوں کے دل، دماغ اور اعتماد جیت کر چلایا جائے، ان میں سرحدی حفاظت کے حوالے سے ذمہ داری کا احساس بھی پیدا ہو گا۔ انسپکٹر جنرل آریال نے کہا کہ مسلح پولس فورس کے جوان نوکری کے بجائے خدمت کرنے کے جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آرمڈ پولس فورس نیپال سرحدی باشندوں کے ساتھ مسلح پولس پروگرام کر رہی ہے جس کا مقصد شہریوں کے دل و دماغ جیتنا ہے -رپورٹ

احمد رضا ابن عبدالقادر

احمد الشرع کو شام میں عبوری صدر تعینات کر دیا گیا: ذرائع

دمشق (نیوزا یجنسی)

احمد الشرع کو شام میں عبوری دور کے صدر کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی ہے جب العربیہ کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ شام میں قومی مذاکراتی کانفرنس شرائط کی کمی کی وجہ سے اگلے نوٹس تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

شام میں نئی انتظامیہ کے کمانڈر انچیف احمد الشرع نے بدھ کے روز اس بات کی تصدیق کی کہ شام کی آج کی ترجیحات میں اقتدار کے خلا کو پر کرنا، شہری امن کا تحفظ، ریاستی اداروں کی تعمیر، ترقیاتی اقتصادی ڈھانچے کی تعمیر کے لیے کام کرنا اور شام کی علاقائی اور بین الاقوامی حیثیت کی بحالی ہے۔ احمد الشرع نے "شامی فتح کا اعلان" کے نام سے کانفرنس کی سرگرمیوں کے دوران ملٹری آپریشن ڈیپارٹمنٹ اور شامی انقلابی فورسز کے گروپوں کی موجودگی میں کہا کہ کچھ ماہ قبل دمشق نے میرے لیے اس طرح کی تیاری کی تھی جیسے ایک سرشار ماں اپنے بچوں کو مدد کی متلاشی نظروں سے دیکھتی ہے، زخموں، ذلتوں اور رسوائی کی شکایت کرتی ہے، خون بہتے ہوئے درد پر فخر کرتی ہے، یہ کہتے ہوئے گر پڑتی ہے کہ اپنے قوم کو قبول کرلو، انہوں نے مزید کہا کہ جس چیز کی آج شام کو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ماضی میں جس طرح ہم نے اسے آزاد کرنے کا عزم کیا تھا اسی طرح ہم اس کی تعمیر و ترقی کا بھی عزم کریں۔ سرکاری خبر ایجنسی نے کہا "شامی انقلاب کی فتح کا اعلان" کے عنوان سے کانفرنس کی سرگرمیاں دمشق میں ملٹری آپریشنز ڈیپارٹمنٹ اور شامی انقلابی فورسز کے دھڑوں کی موجودگی میں شروع کی گئیں۔ احمد الشرع نے مزید کہا کہ ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اذیت دینے والوں کو آزاد کر دیا۔ یہ ایک عظیم فتح تھی جو بڑی تباہی اور خونریزی کے بعد حاصل ہوئی لیکن شام کی فتح حاصل ہوئی اور وہ رحمت اور عدل سے بھر گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ فتح اپنے آپ میں ایک کام ہے۔ فتح کرنے والوں کا کام بھاری ہے اور ان کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ شام کو آج جس چیز کی ضرورت ہے وہ ماضی سے زیادہ ہے۔ جس طرح ہم ماضی میں اس کی آزادی کے لیے پرعزم تھے، اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ مب اس کی تعمیر اور ترقی کا عزم کریں۔

سراقہ رضوی

غزہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کے لیے مذاکرات کا آغاز

مشرق وسطیٰ (نیوزایجنسی)

اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ میں قیدیوں کے تبادلے کے سمجھوتے کے دوسرے مرحلے کے لیے مذاکرات شروع ہو گئے ہیں، یہ بات اسرائیلی نشریاتی ادارے نے بتائی۔ ادارے کے مطابق حماس آئندہ دنوں میں رفح کی گزر گاہ کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ اس کے زخمیوں کو علاج کے لیے بھیجا جاسکے اور جنگ کے دوران میں غزہ کی پٹی سے کوچ کر جانے والے فلسطینیوں کو واپس لایا جاسکے۔

حماس تنظیم کے رہنما سامی ابو زہری کا کہنا ہے کہ وساطت کاروں نے فریقین کی نبض دیکھنا شروع کر دی ہے تا کہ غزہ معاہدے میں دوسرے مرحلے کا آغاز کیا جاسکے۔ ابو زہری کے مطابق غزہ کی پٹی کا مستقبل صرف فلسطینیوں کا معاملہ ہے اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ اس معاہدے کے اختتام تک چلتے رہیں۔ ابو زہری نے واضح کیا کہا کہ غزہ کی پٹی انتظامی خلا سے دوچار نہیں ہے، بلکہ وہ اس حکومت کی تشکیل کا خیر مقدم کریں گے جس پر فلسطینیوں کی موافقت ہو۔

دوسری جانب غزہ کی پٹی میں بے گھر فلسطینیوں کی شمال کی جانب واپسی کا سلسلہ آج دوسرے روز بھی جاری ہے۔ حماس تنظیم نے تصدیق کی ہے کہ اس کی گنتی کے مطابق گذشتہ روز تقریبا تین لاکھ بے گھر فلسطینیوں کی غزہ کی پٹی کے شمال میں اپنے گھروں کو واپسی ہوئی۔ ادھر غزہ میں سرکاری انفارمیشن بیورو کے سربراہ نے بتایا ہے کہ واپس آنے والے 90٪ افراد اپنے گھروں سے محروم ہیں جو ان کا ٹھکانا بن سکیں۔ واضح رہے کہ اتوار کے روز نافذ العمل ہونے والے فائر بندی معاہدے کی رو سے دو روز قبل حماس نے قیدیوں کی دوسری کھیپ میں چار اسرائیلی خواتین فوجیوں کو رہا کیا۔ اس کے مقابل اسرائیل نے اپنی جیلوں میں قید 200 فلسطینی اسیروں کو آزاد کیا۔

اس سے قبل پہلی کھیپ میں گذشتہ اتوار کو 3 اسرائیلی خواتین کو تقریبا 90 فلسطینی گرفتار شدگان کے مقابل رہا کیا گیا تھا۔ فائر بندی معاہدہ تین مراحل پر مشتمل ہے۔ اس میں لڑائی کی کارروائیوں کا روکا جانا اور گنجان علاقوں سے اسرائیلی فوج کا انخلا شامل ہے۔ معاہدے کا پہلا مرحلہ 6 ہفتے جاری رہے گا۔ اس دوران میں غزہ سے 33 یرغمالیوں کو آزاد کیا جائے گا۔ اس کے مقابل اسرائیل اپنی قید میں موجود تقریبا 1900 فلسطینی گرفتار شدگان کو رہا کرے گا۔ سات اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل پر حماس کے بڑے اور غیر متوقع حملے کے نتیجے میں اسرائیلی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 1210 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس دوران میں 251 افراد کو قیدی بنا لیا گیا تھا جن میں سے 91 یرغمالی ابھی تک غزہ کی پٹی میں موجود ہیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق ان میں سے 34 یرغمالی ہلاک یا فوت ہو چکے ہیں۔

حماس کے حملے کے نتیجے میں اسرائیل نے جواب میں غزہ کی پٹی پر جنگ مسلط کر دی۔ غزہ میں وزارت صحت کے مطابق اس جنگ میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں کم از کم 47,283 فلسطینی شہید ہو گئے جن میں اکثریت عام شہریوں کی ہے۔

غزہ کی پٹی میں بے گھر افراد اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں تاہم ان میں اکثر لوگوں کو ملبے کے ڈھیر اور کٹی پھٹی لاشوں کے سوا کچھ نہیں مل رہا۔

جاپان: عمارت میں آتشزدگی، دو افراد ہلاک

ٹوکیو: جاپان کے اوساکا میں چہار شنبہ کے روز ایک رہائشی عمارت میں آگ لگنے سے دو افراد جھلس کر ہلاک اور ایک کی حالت نازک ہے ۔ مقامی میڈیا نے یہ اطلاع دی۔ چہار شنبہ کو مقامی وقت کے مطابق صبح 4:20 بجے کے قریب ہیگاشیناری وارڈ کے رہائشی نے ایمرجنسی خدمات کو ایک عمارت سے دھواں نکلنے کی اطلاع دی۔ نشریاتی ادارے این ایچ کے نے بتایا کہ آگ تین منزلہ عمارت کی دوسری منزل پر لگی۔ فائر فائٹرز نے تین افراد کو بچا کر اسپتال پہنچایا تاہم دو کی موت ہو گئی جبکہ ایک بیہوش اور تشویشناک حالت میں ہے۔ حکام متاثرین کی شناخت کی تصدیق کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق آگ اوساکا لوپ لائن پر جے آر تمازوکوری اسٹیشن کے شمال مشرق میں تقریباً 500 میٹر کے فاصلے پر ایک گنجان آباد رہائشی علاقے میں لگی۔ آگ کے شعلے پڑوسی گھر میں بھی پھیل گئے جسے بجھانے کی کوششیں جاری ہیں۔

حماس جمعہ تک 3 اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرے گی: قطر ایف ایم

دوحہ، (یو این آئی) قطری وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے کہا کہ فلسطینی تحریک حماس صہیونی سپاہی اربیل یہود سمیت تین اسرائیلی یرغمالیوں کو جمعہ تک رہا کر دے گی اور مزید تین یرغمالیوں کو بھی ہفتہ کو رہا کر دیا جائے گا انہوں نے ایکس پر کہا- "ثالثوں کی قیادت میں جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، دونوں فریقوں کے درمیان یہ سمجھوتہ طے پایا کہ حماس یرغمال اربیل یہود اور دو دیگر یرغمالیوں کو اگلے جمعہ سے پہلے حوالے کر دے گی۔

جنوبی کوریا میں پرواز سے عین قبل طیارہ میں آتشزدگی

سیئول: جنوبی کوریا کی فضائی کمپنی ایئر بسان کے ایک ایئر بس طیارے میں میں گیمھے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہانگ کانگ کیلئے روانگی کی تیاری کے دوران آگ لگ گئی۔ رائٹرز کے مطابق ایئر بسان کے حکام نے بتایا کہ تمام 169 مسافروں اور عملے کے 7 ارکان کو بحفاظت نکال لیا گیا، تاہم آتشزدگی سے تین معمولی زخمی ہوئے ۔انہوں نے مزید بتایا کہ فائر سروس کو آتشزدگی کے بارے میں الرٹ کر دیا گیا تھا، جو مقامی وقت کے مطابق رات 10 بج کر 30 بج کر پہلے طیارے کے اندر لگی تھی۔ جنوبی کوریا کی یونہاپ نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ آگ طیارے کی دم سے شروع ہوئی، بعد ازاں نیوز ایجنسی کی فوٹیج میں جلے ہوئے سوراخوں کو دکھایا گیا۔ ایئر بوسان جنوبی کوریا کی ایشیانا ایئر لائنز کا حصہ ہے ، جسے دسمبر میں کورین ایئر نے خریدا تھا، طیارہ ساز ایئر بس نے کہا کہ وہ اس واقعے سے متعلق رپورٹس سے آگاہ ہے اور ایئر بسان سے رابطہ کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ مہینے (29 دسمبر 2024) جنوبی کوریا میں مسافر طیارہ لینڈنگ گیئر نہ کھلنے کے باعث رن وے پر پھسلنے کے بعد موان انٹرنیشنل ایئرپورٹ کی دیوار سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا تھا۔

110 فلسطینی قیدیوں کے بدلے اربیل یہود سمیت تین اسرائیلی یرغمالی رہا ہونگے

مشرق وسطیٰ
نیوزایجنسی

فلسطینی تحریک حماس نے بدھ کے روز اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے فریم ورک کے تحت آج جمعرات کو رہا کیے جانے والے اسرائیلی یرغمالیوں کے ناموں کی فہرست حوالے کر دی ہے۔

حماس کے ایک ذریعے نے جرمن نیوز ایجنسی (DPA) کے ساتھ ایک ٹیلی فون کال میں کہا کہ ثالثوں نے ہمیں ان قیدیوں کی فہرست سونپی ہے جنہیں کل جمعرات کو رہا کیا جانا ہے۔ ذریعہ، جس نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کو ترجیح دی، نے مزید کہا کہ جمعرات کو "اربیل یہود (29 سال)، اگام برجر (19 سال) اور گاڈی موزز (80 سال) کو رہا کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ سپاہی اگام برجر کے بدلے میں اسرائیل 30 فلسطینی ایسے قیدیوں کو رہا کرے گا جنہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے اور جن پر اسرائیلیوں کے قتل کا الزام ہے۔ اس کے علاوہ 20 دیگر قیدیوں کو مختلف مدت کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔ اسرائیل اربیل یہود کی رہائی کے بدلے 30 فلسطینی بچوں اور خواتین کو اسرائیلی جیلوں سے آزاد کرانے کے لیے کام کرے گا۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان بالواسطہ مذاکراتی عمل سے واقف فلسطینی ذریعہ کے مطابق گاڈی موزز کے بدلے میں بھی 30 فلسطینی قیدیوں کو رہا کیا جائے گا جن میں 27 مختلف سزائیں کاٹ رہے ہیں اور تین دیگر قیدی عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ اس طرح کل رہا کیے جانے والے فلسطینی قیدیوں کی کل تعداد 110 ہے۔

ایک اسرائیلی سیاسی ذریعہ نے عبرانی زبان کے چینل 13 کو بتایا کہ حماس کی طرف سے پیش کی گئی فہرست ہمارے لیے قابل قبول ہے۔ چینل نے اشارہ کیا کہ پانچ اضافی تھائی قیدیوں کو کل رہا کیا جا سکتا ہے۔ 19 جنوری کو نافذ ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے مطابق پہلا مرحلہ 42 دن پر محیط ہے۔ اس مرحلے کے دوران مصر اور قطر کی ثالثی اور امریکہ کی حمایت کے ساتھ دو اضافی مراحل پر بات چیت کی جائے گی۔

سراقہ رضوی

قطر کی طرف سے دو ریاستی حل کا اعادہ

قطر
نیوزایجنسی

قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے منگل کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے فلسطینیوں کو غزہ سے دوسرے ملکوں میں منتقل کیے جانے کے اصرار پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم اپنے اس مؤقف پر بڑے واضح طور پر قائم ہیں کہ فلسطینی عوام کو ان کے حقوق ملنے چاہییں اور اس سلسلے میں دو ریاستی حل ہی واحد طریقہ ہے کہ آگے بڑھا جاسکے۔

قطری وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری نے اس امر کا اظہار منگل کے روز معمول کی بریفنگ کے دوران کیا ہے۔

ماجد الانصاری نے قطر اور امریکہ کے حکام کے درمیان ہونے والی بات چیت کی تفصیلات جاری نہیں کیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ قطر اپنے اتحادیوں کے ساتھ اکثر اتفاق میں نہیں ہوتا۔

انہوں نے مزید کہا ہم عام طور پر ایسا نہیں کرتے کہ ہم مختلف چیزوں پر اپنے اتحادیوں کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر معاملات کو آگے بڑھائیں نہ صرف امریکہ کے لیے بلکہ ہم ان کے ساتھ مل کر چیزوں کو آگے بڑھانے پر یقین رکھتے ہیں اور مشترکہ طور پر پالیسیز بناتے ہیں۔

واضح رہے کہ قطر نے مصر اور امریکہ کے ساتھ مل کر غزہ کی 7 اکتوبر سے جاری اسرائیلی جنگ کو 15 ماہ کے بعد جنگ بندی کی شکل دی ہے۔ پیر کے روز ٹرمپ نے اپنی خواہش کو دہراتے ہوئے کہا کہ غزہ کے فلسطینیوں کو کسی اور ملک میں چلے جانا چاہیے تاکہ غزہ کی صفائی ہو سکے اور اس کی تعمیر نو کا کام کیا جا سکے۔ امریکی صدر نے رپورٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ غزہ کے فلسطینیوں کو ایسی جگہ پر رہنے کا موقع دیا جائے جہاں وہ آرام سے رہ سکیں جہاں انقلابی طرز کا تشدد والا ماحول نہ ہو۔

ماجد الانصاری نے کہا' قطر علاقے میں امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈے کا بھی میزبان ملک ہے۔ پوری طرح ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ان کے مشرق وسطیٰ کے لیے نمائندے سٹیو وٹکاف کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں۔ تاہم میں اس بارے میں تبصرہ نہیں کروں گا کہ امریکہ و قطر کے درمیان کن موضوعات پر بات چیت ہو رہی ہے اور ان کی تفصیلات کیا ہیں۔ البتہ یہ کہوں گا کہ یہ ساری گفتگو بڑی تعمیری اور با معنی ہے۔'

انہوں نے مزید کہا' ہم ان کے بہت قریب ہو کر ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ جس میں علاقے کے تمام ایشوز پر بات ہو رہی ہے اور فلسطین کے ایشو پر بھی ہم بڑے قریب سے بات کر رہے ہیں۔'

جاپان میں چوراہے پر سڑک دھنس گئی، ٹرک اس میں جا گرا

ٹوکیو، (ایجنسیاں)۔ جاپان کے سیتاما صوبے کے یاشیو میں منگل کو ایک ٹرک ایک بڑے گڑھے میں جا گرا۔ اس واقعہ میں ایک شخص کو بچا لیا گیا۔ پولیس کو صبح 9:50 کے قریب ایک ہنگامی کال موصول ہوئی جس میں کہا گیا کہ چوراہے پر اچانک

زمین دھنسنے کا واقعہ پیش آیا۔ اس سے 10 میٹر چوڑا اور 6 میٹر گہرا گڑھا بن گیا۔ اس دوران وہاں سے گزرنے والا ٹرک اس میں جا گرا۔

جاپان ٹوڈے اخبار کے مطابق بچائے گئے شخص کی حالت ٹھیک ہے۔ وہ آرام سے بات چیت کر رہا ہے۔ مقامی حکام کے مطابق، ایک سیوریج سسٹم چوراہے کے آس پاس سے گزرتا ہے۔ سڑک ٹوٹنے کی وجوہات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

افغانستان: فائرنگ میں 10 شہریوں کی موت

خوست (افغانستان): افغانستان کے مشرقی صوبے خوست میں منگل کی رات نامعلوم مسلح افراد نے 10 شہریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ترجمان صوبائی حکومت مستغفر گرباز نے کہا کہ یہ ہولناک واقعہ منگل کی دیر رات ضلع علی شیر میں اس وقت پیش آیا جب نامعلوم مسلح افراد نے ایک گھر میں گھس کر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں 8 خواتین اور بچوں سمیت 10 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ قتل کے پیچھے ملوث افراد کو گرفتار کرنے اور انصاف کے دائرے میں لانے کی کوششیں جاری ہیں۔

سعودی ولی عہد سے ملاقات، ٹرمپ کا نمائندہ آج مملکت روانہ ہو

ریاض (نیوزایجنسی)

ایک امریکی عہدے دار کے مطابق مشرق وسطی کے لیے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے نمائندے اسٹیو وٹکوف آج منگل کے روز سعودی عرب روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان سے ملاقات کریں گے۔ یہ بات انگریزی ویب سائٹ axios نے بتائی۔

اس طرح ٹرمپ کے سرکاری طور پر عہدہ سنبھالنے کے بعد وٹکوف سعودی عرب کا دورہ کرنے والے پہلے امریکی اعلیٰ عہدے دار ہوں گے۔

اس سے قبل شہزادہ محمد بن سلمان نے بدھ کی شام امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا تھا۔

اس موقع پر سعودی ولی عہد نے ٹرمپ کے صدر بننے پر انھیں اپنی اور سعودی فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی جانب سے مبارک باد پیش کی۔ ساتھ ہی ٹرمپ کی قیادت میں امریکی عوام کی ترقی اور خوش حالی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔

دونوں شخصیات نے بات چیت میں مشرق وسطیٰ میں امن و استحکام مضبوط بنانے اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مملکت اور امریکا کے درمیان تعاون کی صورتوں پر تبادلہ خیال کیا۔

اسی طرح مختلف شعبوں میں دو طرفہ تعلقات کو فروغ دینے کے حوالے سے بھی بات چیت ہوئی۔ سعودی ولی عہد نے واضح کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ امریکا میں اپنی متوقع اصلاحات کے ذریعے غیر معمولی معاشی ترقی یقینی بنا سکتی ہے اور سعودی عرب اس میں شراکت اور سرمایہ کاری کے مواقع سے مستفید ہونا چاہتا ہے۔

بن سلمان نے باور کرایا کہ مملکت آئندہ چار برسوں میں امریکا کے ساتھ اپنی سرمایہ کاری اور تجارتی تعلقات کو وسعت دے کر 600 ارب ڈالر تک پہنچانا چاہتا ہے۔ دوسری جانب ٹرمپ نے تہنیتی پیغامات پر سعودی فرماں روا اور ولی عہد کا شکریہ ادا کیا۔ امریکی صدر نے یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ وہ سعودی عرب کی قیادت کے ساتھ مل کر دونوں ممالک کے مشترکہ مفادات کے لیے کام کرنے کے عزم میں پختہ ہیں۔ سراقہ رضوی نیپال اردو ٹائمز

نماز ہی میں بندوں کی معراج ہے: مولانا رضوان مصباحی

جھاپا پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

مورخہ ۲۷/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ بمطابق ۲۷/جنوری ۲۰۲۵ء بروز پیر بوقت شام بعد نماز مغرب غوث الوری جامع مسجد (صفتہ بستی، راج گڑھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال) کے صحن میں شب معراج شریف کے موقع پر ایک محفل بنام "جشن شب معراج و ذکر سفر معراج" کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی ابتدا اور شروعات مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی کے ہونہار طالب عزیزم بابو محمد نفیس رضا نے اپنے خوبصورت انداز میں اللہ کے مقدس کلام سے کیا اور محفل میں ایک ایسا سماں باندھ دیا کہ سامعین کے قلوب و اذہان کو منور ہونے لگے۔ پھر بعدہ مدرسہ ہذا کے طلبا یک بعد دیگرے باری باری اپنی بھینی بھینی اور سریلی آواز میں نعت و منقبت کے اشعار گنگنانے لگے اور سامعین نعت خوانی سے محظوظ ہوکر فرحت و انبساط میں جھوم اٹھے اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے داد و تحسین سے نوازنے لگے۔
محفل کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے شب معراج شریف کی فضیلت و اہمیت پر خطاب کے لیے اس ناچیز (راقم الحروف) کو مدعو کیا گیا۔ بحمدہ تعالیٰ اس فقیر نے واقعہ سفر معراج کو بالتفصیل بیان کیا نیز شب معراج شریف کی فضیلت کو بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ معراج شریف کی رات جو بارگاہ خداوندی سے اللہ کے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے جو نماز کا تحفہ ہم گناہ گار امتیوں کے لیے تھے اس تحفے کی عظمت و مرتبت اور اہمیت و معنویت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ ساتھ میں اس پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ ہم کس قدر نماز جیسی اہم العبادات سے غافل ہو بیٹھے ہیں۔ جو نماز ہمارے لیے جنت کی کنجی اور راستہ و ذریعہ ہے، جو نماز قبر کی روشنی ہے، جو نماز مومن کی معراج ہے، جس نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دی گئی ہے اسی نماز سے ہم کوسوں دور ہوکر بالکل غافل ہو بیٹھے ہیں جو کہ اپنے آپ میں بہت بڑی افسوس کی بات ہے۔ یقیناً دنیا و آخرت کی کامیابی اور بھلائی صرف نماز میں ہے۔ اخیر میں شب معراج کی نوافل کا طریقہ اور ستائیسویں رجب شریف کے روزے کی فضیلت بھی بتائی گئی اور پھر پروگرام کا اختتام صلوۃ و سلام اور رقت انگیز دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ شرکائے بزم :__ مولانا محمد مطیع الرحمن صاحب، حافظ شفیق عالم صاحب، جناب محمد ساحل رضا صاحب، طلبہ مدرسہ ہذا اور مجھ سمیت سینکڑوں کی تعداد میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ و سلم موجود رہے۔ رپورٹ :__ محمد رضوان احمد مصباحی - نمائندہ :__ نیپال اردو ٹائمز

مدرسہ قادریہ بنی پور میں بچوں کے درمیان سردی کے سامان تقسیم

لمبنی پردیش
نیپال اردو ٹائمز

روہنی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر ایک بنی پور مدرسہ اسلامیہ قادریہ اہل سنت فیض العلوم میں طلبہ کے درمیان سردی کے سامان کی تقسیم کی گئی، مدرسہ کے پرنسپل مولانا اکبر علی فیضی نے بتایا کہ سدھار تھنگر بھیرہواں کے چیئرمین جناب اشتیاق احمد اور روہنی 1 کے پردھان جناب عابد علی پٹھان نے بچوں میں سوئیٹر اور دیگر ضروری سامان کی تقسیم کی، اس موقع پر سرحدی چیک پوسٹ کے آفیسر اور دیگر سرکاری حکام موجود رہے، واضح ہو کہ مولانا اکبر علی فیضی علما کونسل جو کہ اب علما فاؤنڈیشن ہوا ہے ضلع روپندیہی کے انچارج بھی ہیں، یہ مدرسہ اپنی تعلیمی و ثقافتی سرگرمیوں سے ہمیشہ سرخیوں میں رہا کرتا ہے، مذکورہ رپورٹ حافظ علاؤ الدین صاحب نے نیپال اردو ٹائمز کے نمائندے سے بات کرتے ہوئے دی۔

بہار کے چمپارن ضلع کی لاڈلی شگفتہ یاسمین بنی ایگریکلچر آفیسر

چمپارن
پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

بہار پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منعقد بہار ایگریکلچر مقابلہ جاتی امتحان میں چمپارن کی لاڈلی مشتاق رشید کی پوتی شگفتہ یاسمین بنت فیضان رشید نے نمایاں کامیابی حاصل کر ڈپٹی پروجیکٹ آفیسر کے عہدے پر منتخب ہوکر نہ صرف علاقہ بلکہ ضلع کا نام روشن کی ہے۔ شگفتہ یاسمین سنٹرل ایگریکلچر کالج پوسا سے بی ایس سی ایگریکلچر و ایم ایس سی راجندر ایگریکلچر کالج بھاگلپور سے ساتھ ہی بہار ایگریکلچر یونیورسٹی سبور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر نیٹ جی آر ایف امتحان بھی کامیاب ہے۔ شگفتہ یاسمین نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنی والدہ گلشن آرا کو دیا ہے جن کی تعلیم و تربیت کی بدولت ان کو یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ وہیں انہوں نے اپنی کامیابی کو اپنے مشفق اساتذہ کرام و بزرگوں کی دعاؤں کا ثمرہ بتایا ہے۔ پتاہی بلاک کے چھوٹے قصبہ برتا ٹولہ کی رہنے والی شگفتہ یاسمین بچپن سے ہی کافی ذہین اور محنتی ہے اور اپنے چچا ماسٹر عرفان رشید کے زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم مکمل کی ہے۔ ان کی کامیابی پر ان کے چچا ڈاکٹر رضوان رشید صدر ہاسپٹل شیوہر، چچی شمیمہ پروین، ماموں شکیل احمد، نانا محمد یعقوب، پھوپھا شمش الہدی، قمر الہدی، ریحان راشد، ابوالکلام آزاد، محمد معراج وسیتا مڑھی ضلع اردو پرائمری ٹیچرس ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری راشد فہمی و دیگر نے نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے مبارک باد دی اور ان کے بہتر مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔

ابو افسر مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

عرس حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ 2025ء نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا

نیپال اردو ٹائمز کو خصوصی شمارہ (شیخ المشائخ نمبر) نکالنے کا اعزاز حاصل ہوا

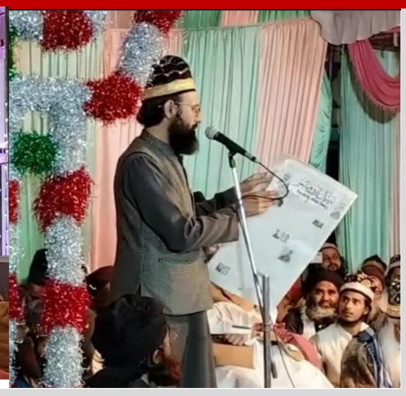

مؤرخہ 23/رجب 1446ھ مطابق 24/جنوری 2025ء بعد نماز جمعہ حضرت مولوی ارشد علی نقشبندی مجددی کمال پوری (مرید و خلیفہ حضرت مولانا خلیل نقشبندی بنارسی مرید و خلیفہ حضرت عبد اللہ شاہ کراکتی مرید و خلیفہ حضور قطب بنارس مفتی رضا علی فاروقی نقشبندی رحمہم اللہ) کے عرس مبارک کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ جانشین حضور شیخ المشائخ سرکار شیخ العالم عارف باللہ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خان نقشبندی کمال پوری دام ظلہ العالی کی سرپرستی میں قل شریف بعدہ مختصر محفل میلاد کا انعقاد ہوا۔ بعد نماز مغرب لنگر خیریہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان رحمت و نور سے معمور محفل کا انعقاد ہوا۔ اس محفل کی روحانیت، ہر شریک محفل محسوس کر رہا تھا اور کیوں نہ ہو کہ تاجدار روحانیت حضور شیخ العالم دام ظلہ العالی اس مجلس کی سرپرستی فرما رہے تھے۔
مفتی شاکر مصباحی کشمیری، حافظ صابر جھارکھنڈ، پرویز عالم جھارکھنڈ، نبیرۂ شیخ العالم مولانا ریحان رضا مجددی، نواسہ حضور شیخ العالم مولانا عالی شان خیری، خلیفہ شیخ العالم مولانا تحسین رضا نقش بندی مبارک پوری، مولانا آفتاب عالم جے پوری، مولانا عبد القادر ہمدانی موربی گجرات، شہزادۂ حضور شیخ العالم حضرت مولانا ابو القیس صاحب مجددی دام ظلہ نے نعت و منقبت کے خوبصورت اشعار پیش کیے۔
استاذ گرامی حضرت علامہ حبیب اللہ بیگ مصباحی ازہری استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اپنے ذوق طبع کے مطابق قرآن مجید کی آیات بینات کی روشنی میں حیات حضور شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے درخشندہ پہلو پر روشنی ڈالی استاذ گرامی قدر خلیفۂ حضور شیخ العالم حضرت مولانا مفتی محمد رضا صاحب قبلہ نقشبندی مصباحی اُستاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے سرزمینِ ہندوستان میں مشائخ نقش بندیہ کی دینی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہر دور میں مشائخ نقش بندیہ نے بڑی خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے زمانے کی طاغوتی قوتوں کا کس طرح ڈٹ کر مقابلہ کیا اور شمع اسلام کو بجھنے نہیں دیا۔ خصوصاً مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا عہد تجدید اور خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی انقلابی شخصیت کا ذکر بہترین انداز میں فرمایا۔ نیز فرمایا کہ سلسلہ نقش بندیہ کے حصے میں یہ عظیم خدمات اس لیے آئیں کہ اس سلسلے کا راست تعلق خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سب سے زیادہ حاصل رہی خصوصاً غار ثور کی تین روزہ صحبت میں کوئی صحابی آپ کا شریک نہیں رہا۔ سیدنا صدیق اکبر نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے وہ کسی عام بشری طاقت کے بس کا کام نہ تھا، بلکہ وہ نبوی کمالات تھے جو آپ کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ اور آپ کی نسبت جسے نسبت نقش بندیہ مجددیہ کہا جاتا ہے آج بھی حضور شیخ العالم دام ظلہ العالی کی ذات سے اس نسبت کا فیضان جاری ہے اور احیائے قلوب و احیائے دین وسنیت کا کام ہو رہا ہے". خلیفۂ حضور شیخ العالم حضرت علامہ مفتی خالد ایوب مصباحی نقشبندی شیرانی (راجستھان) نے "حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور امت کی قیادت" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کی اس امت کی قیادت صحیح معنوں میں وہی کر سکتا ہے جو منہاج ابراہیمی پر عمل پیرا ہو۔ وہ لوگ جو ظلم و جبر کرتے ہیں کبھی بھی اس امت کی قیادت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ مولانا خالد ایوب مصباحی نے کھڑے ہو کر نیپال اردو ٹائمز اخبار کا تعارف کرایا اور علما و مشائخ سب کو اس کی کاپیاں پیش کی گئیں۔ انہوں نے چیف ایڈیٹر مولانا عبد الجبار علیمی نظامی اور ادارتی ٹیم کے سارے کارکنان کو مبارک باد پیش۔ کی نظامت کے فرائض خلیفۂ شیخ العالم حضرت مولانا عبد العزیز نقش بندی، کشی نگر نے انجام دیے۔ محفل کی صدارت ولی عہد خانقاہ خیریہ شہزادۂ حضور شیخ العالم حضرت علامہ رئیس الخیری صاحب قبلہ دام ظلہ العالی نے فرمائی، اس موقع پر مرزاپور، بنارس، بھدوہی، غازی پور، چندولی، مئو، اعظم گڑھ، دیوریا، کشی نگر، سدھارتھ نگر، مہراج گنج، بستی، الہ آباد، قنوج، فرخ آباد، راجستھان، ممبئی، ناگپور مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، جموں کشمیر، دہلی نیپال، بہار کے علماء اور عوام کثیر تعداد میں موجود تھے۔
رات تقریباً ایک بجے محفل کا اختتام ہوا۔ لوگ باوضو اور تازہ دم کر احاطۂ نور یعنی آستانۂ عالیہ حضور شیخ المشائخ پر دو بجے رات سے پہلے پہلے جمع ہو گئے، مولانا تحسین رضا نقش بندی مبارک پوری نے کلام حضور شیخ العالم کے اشعار پیش کیے۔ دو بجتے ہی قل شریف شروع ہوا۔ خلیفۂ حضور شیخ العالم مفتی محمد رضا مصباحی صاحب نے قراءت بڑے پرسوز انداز میں کی، شہزادۂ حضور شیخ العالم مولانا ابو القیس مجددی دام ظلہ نے قل شریف پڑھا، شہزادۂ حضور شیخ العالم عالی جناب ابو اللیث صاحب نے شجرہ خوانی کی اور شہزاد حضور شیخ العالم حضرت علامہ رئیس الخیری صاحب قبلہ دام ظلہ نے رقت آمیز دعا کی۔ عجب روحانی ماحول تھا۔ کمال پور کی فضا پر، انوارِ شیخ المشائخ چھائے ہوئے تھے اور ہر شخص بارش نور میں نہایا ہوا تھا۔ اگلے دن 24/رجب 1446ھ مطابق 25/جنوری 2025ء بروز سنیچر بعد نماز فجر قرآن خوانی ہوئی۔ تقریباً گیارہ بجے لنگر خیریہ کا سلسلہ شروع ہوا اور شام تک چلتا رہا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے مزار اقدس سرکار شیخ المشائخ کو بدست حضور شیخ العالم کیوڑا، گلاب جل اور صندل سے غسل دیا گیا۔ اور حضور شیخ العالم دام ظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے صندل کا تبرک عاشقوں میں تقسیم فرمایا۔ جسے ملا وہ اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا۔ اخیر میں خطیب الہند علامہ عبید اللہ خان اعظمی صاحب کا شاندار خطاب ہوا۔ دوران خطاب حضور شیخ العالم دام ظلہ العالی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ "اگر یہ شخصیتیں نہ ہوتیں تو نفرت ہو جاتی پیری مریدی سے۔ اللہ کا فضل ہے ان بزرگوں کو باقی رکھا ہے جن سے پیری مریدی کا بھرم قائم ہے۔ ورنہ لوگوں نے اسے دھندا بنا لیا ہے۔ لوگ نیاز کرتے ہیں اور نماز چھوڑ رہے ہیں۔ تصوف شریعت کی پیروی کا نام ہے۔ انسان کے باطنی ایمان کا اظہار اس کے حسن عمل سے ہوتا ہے۔ ہم نے نصاریٰ کی تقلید میں جیسے وہ sunday to sunday عبادت کرتے ہیں بد قسمتی سے Friday to Friday عبادت کو محدود کر دیا ہے۔ ہمارے اس اظہار عمل سے ہمارے باطنی ایمان کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا ایمان کس قدر کمزور ہو چکا ہے"۔ بعدہ صلاۃ و سلام اور دعا کے ساتھ عرس کی تمام تقریبات انجام پذیر ہوئیں۔
اس موقع پر شہزادگان حضور شیخ المشائخ حضرت مولوی غلام حیدر علی خان دام ظلہ، جناب عبد القادر نقش بندی دام ظلہ، شہزادگان شیخ العالم حضرت علامہ مفتی اویس رضا خیری نقشبندی، عالی جناب نفیس میاں نقشبندی، عالی جناب سہیل میاں نقشبندی، عالی جناب محبوب میاں نقشبندی، خلیفۂ شیخ العالم عزیز الحق عرف غالب میاں سہروردی نقشبندی عباسی ہاشمی، سجادہ نشین خانقاہ سہروردیہ حضرت محمود براق لنگر جہاں رحمۃ اللہ علیہ، خلیفۂ حضور شیخ العالم تاج العارفین حضرت علامہ نایاب حسین مجددی دام ظلہ العالی، مہاراشٹر، شہزادۂ حضور بحر العرفان، خلیفۂ حضور شیخ العالم مولانا احمد سعید مجددی دام ظلہ قنوج، شہزادۂ حضور بحر العرفان خلیفۂ حضور شیخ العالم مولانا برکات احمد مجددی، مفتی آصف رضا مجددی قنوج، حاجی علی رضا صاحب نقش بندی پڈرونہ، قاری دلشاد صاحب بنارس، مفتی غلام احمد انور صاحب بنارس، قاری ضیاء القمر مجددی قنوج، مولانا شاہد رضا. مجددی قنوج، مولانا بلال آفاقی قنوج، مولانا عبد العلیم نقش بندی ممبئی، مولانا حسن رضا ہمدم خیری، مفتی نازش مدنی مرادآبادی، مولانا شہنواز خیری، قاری غلام غوث خیری، مولوی انعام حسین خیری، مولانا عبد القادر ہمدانی، مولانا بلال نظامی، مولانا عارف نظامی، مولانا سالم مصباحی کان پور، خلیفہ شیخ العالم مفتی ابراہیم مجددی، مولانا محب الحق مصباحی، مولانا سراج مصباحی، مولانا نعمان مصباحی، کوشامبی، مولانا ابو سعد خیری، مولانا شکیل مجددی مولانا شمس عالم مصباحی، مولانا ولی محمد رضوی نقشبندی کشمیری، مولانا ضیاء الحق مصباحی سورت گجرات، وغیرہ کثیر علماء و عوام موجود رہے۔
رپورٹ: محمد صالح خیری مصباحی،

جامعہ صفہ نجم العلوم کے پہلے جشن دستار بندی کی روداد

ممبئی پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

الحمد للہ! بفضلہ تعالیٰ و صدقہ نعلین پاک سرکار دو عالم ﷺ، بتاریخ 27 جنوری 2025 بروز پیر بعد نمازِ عشاء شب معراج کے مقدس موقع پر جامعہ صفہ نجم العلوم، سنی دعوت اسلامی ماہم ممبئی کا پہلا جشن دستار بندی نہایت شاندار اور کامیاب انداز میں منعقد ہوا۔ اس روحانی اور علمی محفل کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا، جس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ کی خوشبوئیں ہر سو بکھر گئیں۔ پروگرام کی صدارت امیر سنی دعوت اسلامی، داعی کبیر و وقار اہل سنت حضرت علامہ محمد شاکر نوری صاحب قبلہ (مد ظلہ العالی) فرما رہے تھے۔ درس بخاری کی حضور سراج الفقہا محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین مصباحی صاحب قبلہ نے کی، جس میں بخاری شریف کے آخری درس کو نہایت ہی عالمانہ اور دل نشین انداز میں پیش کیا۔
پروگرام کے دوران جامعہ صفہ نجم العلوم کے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔ اس موقع پر امیر سنی دعوت اسلامی نے نہ صرف طلبہ کو مبارک باد دی بلکہ ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں بھی کیں۔ شب معراج کی مناسبت سے حضرت علامہ محمد شاکر نوری صاحب قبلہ نے فلسفہ معراج پر ایک فکر انگیز اور علمی خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت مدلل انداز میں واقعہ معراج کی روحانی اہمیت کو اجاگر کیا اور امت مسلمہ کو اس سے جڑے پیغام پر غور کرنے کی دعوت دی۔ اس پرنور محفل کو چار چاند لگانے کے لیے جامعہ غوثیہ نجم العلوم ممبئی کے تمام اساتذہ کرام، بشمول رئیس الجامعہ حضرت علامہ افتخار اللہ مصباحی صاحب، فخر الجامعہ حضرت علامہ عبد الرب مصباحی صاحب، علامہ مظہر حسین علیمی صاحب، علامہ اسید سعدی صاحب، قاری شمس تبریز علیمی صاحب، علامہ عبد الکریم نجمی صاحب، علامہ توحید احمد طرابلسی صاحب اور قاری ریحان صاحب نے شرکت فرمائی۔
باندرہ کے معروف قاریانِ قرآن، حضرت قاری رئیس احمد خان صاحب اور قاری وارث نجمی صاحب، نیز مولانا اصغر نجمی صاحب اور دیگر علمانے اپنی موجودگی سے اس تقریب کو رونق بخشی۔
پروگرام کے اختتام پر امیر سنی دعوت اسلامی حضرت علامہ محمد شاکر نوری صاحب دام ظلہ نے جملہ امت مسلمہ کی فلاح و بہبود کے لیے دعا فرمائی۔ یہ جشن دستار بندی نہ صرف ایک روحانی تجربہ تھا بلکہ یہ اس بات کا اعلان تھا کہ جامعہ صفہ نجم العلوم علمی ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور مستقبل میں ملت اسلامیہ کی علمی و دینی رہنمائی کے لیے تیار ہے۔

قاہرہ بین الاقوامی کتابی میلے میں ۲۹/جنوری کو ہندوستانی طلبہ کی خصوصی شرکت

قاہرہ، مصر (پریس ریلیز)
نیپال اردو ٹائمز

مشرقِ وسطیٰ اور عرب دنیا کے سب سے بڑے اور قدیم ترین کتابی میلے، قاہرہ بین الاقوامی کتابی میلہ (Cairo International Book Fair) میں اس بار ہندوستانی طلبہ کی خصوصی شرکت نے علمی و ادبی ماحول کو مزید چار چاند لگا دیے۔
یہ عظیم الشان کتابی میلہ، جو 1969 سے مسلسل ہر سال جنوری کے اختتام پر منعقد ہوتا ہے اور دو ہفتے تک جاری رہتا ہے، عالمِ عرب کا ایک ثقافتی اور علمی سنگ میل مانا جاتا ہے۔ اس کا مقصد مختلف ثقافتوں، علمی ورثے اور ادبی سرمائے کو اجاگر کرنا ہے۔ اس میں دنیا بھر سے نامور ناشرین، مصنفین، محققین، مدققین اور کتاب دوست افراد بڑی تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ الحمدللہ، اس مرتبہ المجلس الأعلى للشئون الإسلامیہ کی خصوصی دعوت پر تقریباً بیس منتخب ہندوستانی طلبہ کو اس کتابی میلے میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ الأزہر یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے یہ میلہ ایک نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، کیونکہ یہی وہ علمی اجتماع ہے جہاں ہر فن کی نادر و نایاب کتابیں دستیاب ہوتی ہیں، جو ان کی علمی تشنگی بجھانے کے ساتھ ساتھ ان کے تحقیقی ذوق کی تسکین کا سامان بھی فراہم کرتی ہیں۔ ایک نہایت ہی مسرت بخش اور روح پرور لمحہ اس وقت آیا جب ہندوستانی طلبہ نے مختلف مکتبات میں امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق علمی کتب کو سجتے دمکتے دیکھا۔ امام احمد رضا کی علمی، فقہی اور ادبی خدمات عالمِ اسلام میں مسلمہ ہیں، اور ان کی کتابوں کی موجودگی نے اس بین الاقوامی علمی اجتماع کو مزید رونق بخشی۔ المجلس الأعلى للشئون الإسلامیہ کے تحت لگائے گئے مکتبات میں ہندوستانی طلبہ نے مفتی توصیف رضا احسنی جامعی کی معیت میں قصیدہ بردہ شریف اور امام احمد رضا خان کا مشہور نعتیہ کلام "عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی" بحسن و خوبی پیش کیا۔ نعتیہ اشعار کی گونج نے پورے ماحول کو معطر کر دیا اور سامعین والہانہ انداز میں کھنچے چلے آئے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ عرب سامعین، جو اردو زبان سے براہِ راست واقف نہ تھے، مگر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم میں سرشار ہو کر جھومتے رہے۔ یہ کتابی میلہ محض کتابوں کی خرید و فروخت کا بازار نہیں بلکہ تہذیبوں کے ملاپ، علمی و فکری تبادلے اور بین الاقوامی سطح پر ادب و تحقیق کے فروغ کا ایک نادر موقع ہے۔ ہندوستانی طلبہ کی اس پرجوش شرکت اور نعتیہ محفل نے یہ ثابت کر دیا کہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ و سلم اور علمی جستجو کی کوئی سرحد نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ رسول کی دولت نصیب فرمائے اور علم و ادب کی روشنی عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: محمد ہاشم رضا احسنی ازہری
متعلم: کلیہ اصول الدین، قاہرہ، مصر

اداریہ

غزہ کی تعمیر نو کے بہانے غزہ شہریوں کا جبری انخلا قابل مذمت عمل۔ مسلم برداری کے لیے لمحہ ٔ فکر

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔

غزہ کی سرزمین، جو کہ تاریخ اور ثقافت کا ایک اہم مرکز ہے، آج کل ایک نئے بحران کا شکار ہے۔ تعمیر نو کے نام پر غزہ کے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے دور کیا جا رہا ہے، جو کہ ایک نہایت ہی افسوسناک اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ عمل نہ صرف ان کی زندگیوں کو متاثر کر رہا ہے بلکہ ان کی شناخت اور ثقافت کو بھی خطرے میں ڈال رہا ہے۔

غزہ کے اجڑنے کے بعد اس کی تعمیر نو سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ ان لوگوں نے اپنا سب کچھ کھو دیا ہے، ان کے پاس کھونے کے لئے اب کچھ بچا نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں جنگ بندی کے معاہدے کے بعد جہاں ایک طرف فلسطین اور غزہ کے مسلمانوں کو راحت کی سانس ملی ہے وہیں دوسری طرف اس جنگ بندی کو ایک نیا رخ دیتے ہوئے صہیونیوں طاقتوں کی جانب سے تعمیر نو کے نام پر غزہ کے لوگوں کو مصر اور دیگر سرحدی ممالک میں لوٹنے کی بات کی جا رہی ہے۔

جب ہم تعمیر نو کی بات کرتے ہیں، تو یہ ایک مثبت عمل کی علامت ہونی چاہیے، جو کہ لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیکن جب یہ عمل لوگوں کو ان کے گھروں سے بے گھر کرنے کا سبب بنتا ہے، تو یہ ایک سنگین مسئلہ بن جاتا ہے۔ غزہ کے مسلمانوں کا بے گھر ہونا، ان کی زندگیوں میں ایک نئی بے یقینی اور خوف کی کیفیت پیدا کر رہا ہے۔ یہ لوگ نہ صرف اپنی چھت سے محروم ہو رہے ہیں بلکہ اپنے ماضی، اپنی ثقافت، اور اپنی شناخت سے بھی دور ہو رہے ہیں۔

یہ صورتحال ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ کیا واقعی تعمیر نو کا مقصد لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانا ہے، یا یہ صرف ایک بہانہ ہے تاکہ طاقتور عناصر اپنے مفادات کو پورا کر سکیں؟ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بے گھر ہونے والے لوگ بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہو رہے ہیں، تو یہ سوال مزید گہرا ہو جاتا ہے۔

بین الاقوامی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلے پر توجہ دے اور غزہ کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرے۔ یہ وقت ہے کہ ہم سب مل کر اس انسانی بحران کے خلاف آواز اٹھائیں اور ان لوگوں کی مدد کریں جو اپنی زمین اور گھر سے محروم ہو رہے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ ہر انسان کی زندگی کی قیمت ہے، اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

غزہ کی تعمیر نو کے لیے جس طرح سے مسلم ممالک کے حکمراں پر عزم نظر آتے ہیں، اے کاش یہ غزہ کی حفاظت کے لیے پر عزم ہو جاتے تو آج غزہ اجڑتا نہیں، یہ تباہی و بربادی ساتویں صدی ھجری میں منگولوں کے ہاتھوں عالم اسلام کی تباہی کی یاد دلا رہی ہے۔ اس وقت بھی پورے مشرق وسطیٰ اور بلاد اسلامیہ کا حال کچھ ایسا ہی ہو چکا تھا۔

مسلم برداری کو ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہو گا کہ جب ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مدد نہیں کرتے، تو ہم خود کو بھی ایک بڑے بحران کا شکار کر رہے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم سب مل کر اس انسانی بحران کے خلاف آواز اٹھائیں اور ان لوگوں کی مدد کریں جو اپنی زمین اور گھر سے محروم ہو رہے ہیں۔

شائع کردہ: علما کونسل نیپال، لمبنی پردیش رجسٹرڈ۔
ہیڈ آفس: نول پراسی لمبنی پردیش نیپال
Published by Ulama Council
Nepal Reg

معراج النبی دلائل وحقائق کے آئینہ میں

تحریر: مفتی محمد رفیق الاسلام مصباحی، مٹیا برج کولکاتا

اللہ تبارک تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمۃ للعلمین، خاتم النبیین، اور افضل الانبیا بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا اور ساتھ ہی آپ کو بے شمار کمالات وخوبیوں کا جامع بنایا، ان گنت معجزات کے ذریعہ آپ کی نبوت ورسالت کی صداقت کو واضح فرمایا، بلکہ آپ سے قبل تمام انبیا ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو کمالات و معجزات عطا کئے گئے تھے وہ سب آپ کی ذات مقدسہ میں جمع کر دیئے گئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ کی ہر ساعت وگھڑی کمالات و معجزات کا گنج گرانمایہ ہے۔ ہر نبی کا معجزہ ان کی نبوت کے ثبوت کی دلیل ہوتی ہے اس لیے اللہ جل جلالہ نے ہر نبی کو ان کے دور وماحول اور ان کی امت کے مزاج وعقل کے مطابق معجزات سے سرفراز فرمایا۔ معجزہ یہ ہے کہ: نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعویٰ فرماکر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا، اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے، اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت حصہ اول) مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں چونکہ جادو اور ساحرانہ کارنامے اپنی ترقی کی اعلیٰ ترین منزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو "ید بیضا" اور "عصا" کے معجزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادوگروں کے ساحرانہ کارناموں پر اس طرح غلبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور آپ کی نبوت پر ایمان لائے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں علم طب انتہائی ترقی پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینے اور مردوں کو زندہ کر دینے کا معجزہ عطا فرمایا۔ الغرض ہر نبی کو اس دور کے ماحول کے مطابق اور اس کی قوم کے مزاج کے مناسب معجزات ملے۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ کی سیرت مقدسہ تمام انبیا علیہم السلام کی مقدس زندگیوں کا خلاصہ اور آپ کی تعلیم تمام انبیائے کرام کی تعلیمات کا عطر ہے اور آپ دنیا میں ایک عالمگیر اور ابدی دین لے کر تشریف لائے تھے اور عالم کائنات میں اولین وآخرین کے تمام اقوام وملل آپ کی مقدس دعوت کے مخاطب تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات مقدسہ کو انبیاء سابقین کے تمام معجزات کا مجموعہ بنایا اور آپ کو قسم قسم کے ایسے بے شمار معجزات سے سرفراز فرمایا جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اہل مذاہب کے مزاج عقل وفہم کے لیے ضروری تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ادا اپنے دامن میں معجزات کی دنیا لئے ہوئے ہے۔ ملخصا (سیرت مصطفی، ص:۵۳۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے پناہ محبوب ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خاص ہمارے نبی کو اپنا محبوب منتخب فرمایا۔ چنانچہ ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باری تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ اے حبیب! جو چاہو مجھ سے مانگو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رب! مانگوں تو کیا مانگوں جبکہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا، حضرت نوح علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی حکومت عطا فرمائی جو اُن کے بعد کسی کو مرحمت نہیں فرمائی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا، اے حبیب! میں نے جو تمہیں مرحمت فرمایا ہے وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تمہیں کوثر عطا کیا اور تمہارے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا جس کی منادی فضاؤں میں سنی جاتی ہے اور زمین کو تمہارے لیے اور تمہاری امت کے لیے پاک قرار دیا اور تمہاری خاطر تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے اور تمہیں بخشوانے والا بنایا اور قبل ازیں میں نے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا اور تمہاری امت کے دلوں کو صحیفے بنایا اور حق شفاعت کو تمہارے لیے اٹھا رکھا تھا جبکہ یہ حق کسی دوسرے نبی کے لیے نہیں رکھا گیا۔ (شفا شریف مترجم، ص:۲۵۸)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انھیں معجزات میں سے واقعہ ٔمعراج بھی ہے جو بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور یہ معجزہ آپ کا ان خصائص میں سے ہے جس کے ذریعہ آپ کے درجات عالیہ ومناصب رفیعہ کا اظہار ہوتا ہے، جس کو خود پروردگار عالم نے قرآن مقدس میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (بنی اسرائیل،۱۷، آیت نمبر:۱) اسی واقعہ ٔ معراج کے سلسلے میں یہ آیتیں بھی ہیں، ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے انھیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دوہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم، اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی، دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا، تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو، اور انھوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنت الماویٰ ہے، جب سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا، آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی، بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (النجم:۵۳/ آیت نمبر:۱تا۱۸) معراج کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ عارف باللہ امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہم سے قاضی شہید ابو علی رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ ابو بحر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس بُراق لایا گیا جو سفید رنگ کا جانور، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ وہ اتنا تیز رفتار جانور ہے کہ جتنی دور ایک انسان کی نظر پہنچتی ہے اتنے فاصلے پر اس کا ایک قدم پڑتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس گیا اور اسی پتھر کے ساتھ بُراق کو باندھا جس کے ساتھ دیگر انبیائے کرام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے۔ اس کے بعد مسجد میں دو رکعت نماز ادا کی اور مسجد سے باہر آیا تو جبرئیل علیہ السلام کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے۔ اس کے بعد وہ ہمیں لے کر آسمان تک پہنچے۔ جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے دروازے پر دستک دی، پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انھوں نے جواب دیا، میں جبرئیل ہوں، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، میرے ساتھ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ مزید پوچھا گیا کہ انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں انھیں بلایا گیا ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہیں حضرت آدم علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں، انھوں

اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس واقعہ ٔ نے مجھے مرحبا کہا اور خیر وبرکت کی دعائیں دیں۔ اس کے بعد یہ براق ہمیں دوسرے آسمان تک لے گیا جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو آواز آئی آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں جبرئیل ہوں، پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا میرے ساتھ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ مزید پوچھا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں بلایا گیا ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ نبی کریم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دونوں خالہ زاد بھائی یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام وہاں تشریف فرما تھے، ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور خیر وبرکت کی دعائیں دیں۔ اس کے بعد براق ہمیں تیسرے آسمان تک لے گیا اور پچھلے آسمانوں والا معاملہ وہاں بھی پیش آیا یعنی اسی طرح سوال وجواب ہوئے۔ آخر کار جب دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کو تشریف فرما پایا، جنھیں نصف حسن عطا فرمایا گیا تھا۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے خیر وبرکت کی دعا کی۔ ازاں بعد براق ہمیں چوتھے آسمان تک لے گی اور وہاں بھی مثل سابق سوال وجواب ہوئے۔ دروازہ کھلنے پر معلوم ہوا کہ وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ انھوں نے مجھے مرحبا کہا اور خیر وبرکت کی دعائیں دیں۔ ان کے بارے اللہ جل مجدہ نے فرمایا ہے: وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (المریم ۱۹/۵۷) اور ہم نے اس کو بلند مقام پر اٹھالیا۔ پھر براق ہمیں پانچویں آسمان تک لے گیا وہی واقعہ یہاں بھی پیش آیا اور دروازہ کھلنے پر دیکھا کہ وہاں حضرت ہارون علیہ السلام جلوہ افروز ہیں، انھوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور خیر وبرکت کی دعائیں دیں۔ پھر براق ہمیں چھٹے آسمان تک لے گیا ...اور دروازہ کھلنے پر دیکھا کہ وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام رونق افروز ہیں، انھوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور خیر وبرکت کی دعائیں دیں۔ اس کے براق ہمیں ساتویں آسمان تک لے گیا ... دروازہ کھلنے پر دیکھا کہ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ اور بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ بیت المعمور میں روزانہ ستّر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جس فرشتے کی اس میں داخل ہونے کی ایک مرتبہ باری آجاتی ہے دوبارہ قیامت تک نہیں آئے گی۔ اس کے بعد براق مجھے سدرۃ المنتہیٰ لے گیا جس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے جیسے ہیں اور پھل اتنے بڑے بڑے ہیں جیسے مٹکے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ اسے اللہ تعالیٰ کے حکم نے ڈھانپ رکھا ہے یعنی خاص رحمت خداوندی نے اپنی آغوش میں لیا ہوا ہے۔ مخلوق کی کیا مجال جو اس کے حسن وکمال کو بیان کر سکے.... (پھر میں سدرہ سے رفرف کے ذریعہ لامکاں اللہ تعالیٰ کے قرب خاص میں گیا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوا۔ مصباحی) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو چاہی وحی فرمائی اور روزانہ پچاس نمازیں فرض فرما دیں۔ جب میں فارغ ہو کر واپس آرہا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے پوچھا، یا سید المرسلین! اللہ رب العزت نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ روزانہ پچاس نمازیں۔ کہنے لگے، حضور واپس جاکر تخفیف کروایئے کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں۔ سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں لوٹا اور بارگاہ خداوندی میں نمازوں کی تخفیف کے لیے عرض گزار ہوا۔ اللہ جل شانہ نے پانچ نمازیں معاف فرمادیں۔ میں نے واپس آتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پانچ نمازوں کی معافی کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا، حضور آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے واپس جاکر مزید تخفیف کروایئے۔ سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر لوٹتا رہا اور بارگاہ خداوندی میں نمازوں کی تخفیف کا مسئلہ پیش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ جل مجدہ نے فرمایا کہ اے حبیب! آپ کی امت پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے۔ یہ اگرچہ گنتی میں پانچ نمازیں ہوں گی لیکن ان کا ثواب اتنا مرحمت فرماؤں گا جتنا پچاس نمازوں کا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر آپ کے کسی امتی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکا تب بھی اس کے نامہ ٔ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر اسے کر لیا تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اس کے برعکس جس نے کسی بدی کا قصد کیا اور اسے نہ کر سکا تو اس معاملے کو کالعدم شمار کیا جائے گا اور اگر اس برائی کا مرتکب ہو گیا تو ایک برائی ہی لکھوں گا۔ فخر دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ واپس آتے وقت جو اس دفعہ بھی میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انھیں اس امر کی اطلاع دی تو وہ کہنے لگے، حضور! بارگاہ خداوندی سے اور تخفیف کروایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس سلسلے میں اب بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ (الشفا، ص۲۶۹ تا ۲۷۲)

معراج النبی کے تعلق سے اہل سنت وجماعت کا اعتقادیہ ہے: مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا آیات قرآنیہ سے ثابت ہے۔ اس کا ماننا اور اس پر ایمان رکھنا ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس کا منکِر کافر ہے۔ اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک کا سفر احادیث مشہورہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار کرنے والا گمراہ، بدمذہب ہے۔ اور آسمانوں سے عرش ولامکاں تشریف لے جانا اور جنت ودوزخ وغیرہ کی سیر کرنا اور عجائب وغرائب قدرت کا معائنہ کرنا، احادیث آحاد سے ثابت ہے۔ اس کا منکر فاسق وفاجر ہے۔ ملا علی قاری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: معراج شریف کی حدیث یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس کے ساتھ بحالت بیداری آسمانوں تک جانا، پھر جن بلند مقاموں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا حق ہے۔ معراج اقدس کی حدیث متعدد طریقوں سے ثابت ہے۔ تو جو شخص اس واقعہ ٔمعراج کا انکار کرے اور چون وچرا کو دخل دے اور حدیث کی مقتضیٰ پر ایمان نہ رکھے وہ گمراہ اور بدعتی ہے، یعنی وہ شخص بدعت وضلالت کا جامع ہے۔ خلاصہ میں ہے: جس شخص نے معراج اقدس کا انکار کیا تو دیکھا جائے گا کہ اس نے کس چیز کا انکار کیا ہے، اگر اس نے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک اسراء کا انکار کیا ہے تو کافر ہو گیا۔ اور اگر بیت المقدس سے آسمانوں تک کے عروج کا انکار کیا تو وہ کافر نہیں لیکن وہ گمراہ اور بدعتی ضرور ہے۔ (پیغام معراج، ص:۷۳، بحوالہ شرح فقہ اکبر) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اسراء مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہے اور معراج مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک ہے۔ اسراء نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اور اس کا منکر کافر ہے۔ اور معراج خبر مشہور سے ثابت ہے، اس کا منکر گمراہ اور بدعتی ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ معراج شریف جسم اقدس کے ساتھ بحالت بیداری مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک تھی، اور وہاں سے آسمان اور آسمان سے جہاں تک خدا نے چاہا۔ (پیغام معراج، ص:۷۵، بحوالہ اشعۃ اللمعات) امام قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں: اس سلسلے میں حق اور درست بات انشاء اللہ تعالیٰ یہی ثابت ہو گی کہ معراج کا سارا قصہ جسم اور روح کے ساتھ ہوا اور اس پر آیت اور صحیح وقابل اعتبار احادیث دلالت کرتی ہیں۔ ظاہر معنیٰ اور حقیقت سے پھرا نہیں جاتا مگر جب وہ بات محال ہو، تو جسم کے ساتھ اور بیداری کی حالت میں معراج ہونا کب محال ہے۔ علاوہ بریں اگر یہ خواب کی بات ہوتی تو فرمایا جاتا کہ "بِرُوْحِ عَبْدِہٖ" (اپنے بندے کی روح کو) اور بِعَبْدِہٖ (اپنے بندے کو) نہ فرمایا جاتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے تو "مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی" فرمایا ہے۔ اگر یہ خواب کی بات ہوتی تو نہ اس میں کوئی نشانی تھی نہ معجزہ، دریں حالات کفار اس کو بعید جان کر انکار نہ کرتے اور کمزور ایمان والے مسلمان نہ مرتد ہوتے اور نہ فتنے میں پڑتے۔ چونکہ خواب کی ایسی باتوں کا انکار نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا وہ بھی انکار نہ کرتے۔ بات یہ ہے کہ وہ جان گئے کہ (واقعہ ٔمعراج) کی خبر دینا جسمانی اور بیداری کی حالت میں ہے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ آپ کا انبیائے کرام کے ساتھ بیت المقدس میں نماز پڑھنا، حضرت انس کی روایت کے مطابق یا دوسرے کی روایت کے بموجب آسمان میں پڑھنا.... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا وہ آنکھ کا دیکھنا ہے، خواب کا دیکھنا نہیں ہے۔ (شفا شریف مترجم، ص۲۸۶ تا ۲۸۸) شب معراج رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔ یہی علماء اہل سنت کا مسلک ہے اور یہی حق وصواب ہے۔ کمافی الشفا۔

معراج کی تاریخ ودن اور مہینہ میں کثیر اختلافات پائے جاتے ہیں، البتہ اتنی بات پر سب کا اتفاق ہے کہ معراج نزول وحی کے بعد اور ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جو کہ مکہ معظمہ میں پیش آیا۔ ابن قتیبہ دینوری، امام رافعی اور امام نووی نے تحریر فرمایا ہے کہ واقعہ ٔمعراج رجب کے مہینے میں ہوا۔ اور محدث عبد الغنی مقدسی نے رجب کی ستائیسویں بھی متعین کر دی ہے۔ اور علامہ زرقانی نے تحریر فرمایا ہے: کہ لوگوں کا اسی پر عمل ہے۔ اور بعض مؤرخین کی رائے ہے کہ یہی سب سے زیادہ قوی روایت ہے۔ (سیرت مصطفی، ص:۵۴۵) واللہ تعالیٰ اعلم۔

شبِ معراج

از قلم:۔ محمد سلمان العطاری
متعلم: جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود
(حدائق بخشش)

شبِ معراج اسلامی تاریخ کا ایک عظیم اور معجزاتی واقعہ ہے، جو نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک روشن باب ہے۔ یہ وہ رات ہے جب اللہ رب العزت نے اپنے محبوب، حضور سرور کائنات سیاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے سات آسمانوں کی بلندیوں تک سفر کروایا۔ یہ سفر نہ صرف روحانی تربیت کا اعلیٰ نمونہ ہے بلکہ انسانیت کے لیے اہم پیغامات بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔

واقعہ شبِ معراج کب پیش آیا؟!

شبِ معراج، ماہِ رجب کی ستائیسویں رات کو پیش آیا۔ اس رات آپ ﷺ کو براق پر سوار کیا گیا اور مسجدِ اقصیٰ پہنچایا گیا۔ یہاں تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کی، جو آپ کے مقامِ ختمِ نبوت اور امامتِ کائنات کی دلیل ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی، جہاں مختلف انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ سے قرب کی نعمت عطا ہوئی۔

قرآن مجید میں اس عظیم واقعے کا ذکر سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 1 میں یوں کیا گیا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (1) ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (سورۃ الاسراء: 1) امام ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے مقامِ قرب اور آپ کے لیے اللہ کی رحمت و محبت کی علامت ہے۔" (تفسیر ابنِ کثیر، سورہ الاسراء) شبِ معراج ہمیں دنیاوی زندگی کی مصروفیات کے بیچ روحانیت کو ترجیح دینے کا درس دیتی ہے۔ یہ رات یقین، امید، اور اللہ سے محبت کی گہرائیوں میں جھانکنے کا بہترین موقع ہے۔ شب معراج کے واقعات کو احادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ شب معراج کے متعلق کئی احادیث مبارکہ موجود ہیں، جن میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس عظیم واقعہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ چند احادیث درج ذیل ہیں:

نماز کا تحفہ: حضور نبی اکرم ﷺ نے شبِ معراج میں نماز کے فرض ہونے کے بارے میں فرمایا:

"پھر میری ملاقات میرے رب سے ہوئی، اور اس نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں واپس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت یہ ادا نہیں کر پائے گی۔ چنانچہ میں نے اپنے رب سے تخفیف کی درخواست کی، اور یہ پانچ کر دی گئیں۔ پھر بھی ان کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہو گا۔"
(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، حدیث: 349)

واقعہ معراج کی تصدیق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس براق لایا گیا، جو ایک سفید جانور ہے، خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا، اس پر میں سوار ہوا اور بیت المقدس پہنچا، وہاں میں نے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آسمانوں کا سفر کیا اور وہاں انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی۔"
(صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث: 162)

شب معراج کا مقصد: حضور ﷺ نے معراج کے مقصد کو یوں بیان فرمایا: "مجھے آسمانوں پر اس لیے بلایا گیا تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھوں۔" (صحیح بخاری، کتاب التوحید، حدیث: 7517)

سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، جو ساتویں آسمان پر ہے۔ اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند اور اس کے پھل مٹکوں جیسے تھے۔ جب اسے اللہ کے نور نے ڈھانپ لیا تو اس کی حالت بدل گئی، اور میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔"
(صحیح بخاری، کتاب التوحید، حدیث: 7519)

جنت اور جہنم کی زیارت

حضور اکرم ﷺ نے معراج کے دوران جنت اور جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں زیادہ تر فقیر لوگ تھے، اور جہنم میں جھانکا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔"
(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، حدیث: 5198)

رب کے قرب کا لمحہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"شبِ معراج میں مجھے اللہ کے قریب کیا گیا اور مجھ پر اللہ کی رحمتیں نازل کی گئیں"۔ (صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث: 163)

شبِ معراج مسلمانوں کے لیے بے شمار دروس و نصائح کا خزینہ ہے۔ **عبادت کی اہمیت:** شبِ معراج کا سب سے بڑا پیغام اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس رات نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی، جو معراج کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔ نماز کو مؤمن کی معراج کہا گیا ہے کیونکہ یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔ شبِ معراج ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ نماز نہ صرف ایک فرض عبادت ہے بلکہ روح کی پاکیزگی اور سکون کے لیے ضروری ہے۔ **اللہ پر یقین اور توکل** شبِ معراج کا واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ کی قدرت لامحدود ہے اور اس پر کامل یقین اور بھروسہ کرنا مومن کی صفت ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ معراج کی تصدیق کرتے ہوئے کہنا کہ "اگر یہ بات محمد ﷺ نے کہی ہے تو حق ہے"، یقین اور ایمان کی بہترین مثال ہے۔

مشکلات میں ثابت قدمی واقعہ معراج اس وقت پیش آیا جب نبی اکرم ﷺ کو طائف میں شدید اذیت پہنچائی گئی اور مکہ میں کفار کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا تھا، اس سفر نے یہ پیغام دیا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور آزمائش کے بعد اللہ کی مدد و رحمت نازل ہوتی ہے.

اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہونا: شبِ معراج ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کے احکامات کی تعمیل میں برکت اور کامیابی ہے۔ نماز، تقویٰ، اور اعمالِ صالحہ وہ ہدایات ہیں جو معراج کے ذریعے امت کو دی گئیں، اور ان پر عمل سے انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

روحانی ترقی کی جستجو: شبِ معراج مومن کے لیے روحانی ترقی کا پیغام ہے۔ جیسے نبی اکرم ﷺ کو معراج کی بلندیوں پر پہنچایا گیا، اسی طرح ہر مومن اپنی عبادات، تقویٰ، اور اخلاق کے ذریعے اپنی روح کو بلند کر سکتا ہے۔

خلاصہ تحریر: شبِ معراج کا واقعہ ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے، اللہ کی عبادت میں دل لگانے، اور اپنی زندگی کو اس کے احکامات کے مطابق گزارنے کا درس دیتا ہے۔ یہ رات ہمیں دعوت دیتی ہے کہ ہم اللہ کی قربت حاصل کریں، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں، اور زندگی کے ہر مرحلے میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے احکامات کو اپنی زندگی کا محور بنائیں۔

مِعراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطاؔر اِسی اُمّید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

معراج کی حکمتیں

از قلم:۔ شاہ عالم علیمی
خطیب وامام چھوٹی مسجد کسیا کشی نگر یوپی

معجزہ معراج النبی ﷺ کا وقوع تاریخ انسانی کے عروج وارتقاء کا ایک ایسا روشن باب ہے جس کا ایک ایک حرف عظمت ورفعت کی ہزار ہا داستانوں کا امین اور عروج آدم خاکی کے ان گنت پہلوؤں کا مظہر ہے اس میں کئی ایک حکمتیں پوشیدہ ہیں دلجوئی محبوب ﷺ سے لیکر عظمت محبوب ﷺ تک منشاء ایزدی کے پہلو ذہن انسانی پر آشکار ہوتے ہیں حقیقت احوال اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تاہم ارباب فکر ونظر نے اپنے علم وفہم کے مطابق اس عظیم آسمانی سفر کی مختلف حکمتیں بیان کی ہیں اس مقام پر ہم ان میں سے صرف دو حکمتوں کا ذکر کرتیں گے۔

پہلی حکمت: نگاہوں میں جو تم ہو اس کی وضاحت یہ ہے کہ اعلان نبوت کے ساتھ ہی حضور ﷺ پر مصائب وآلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ کفار کی طرف سے ایذا رسانی کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو اذیتیں دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی مگر آپ ﷺ کے قدم نہ ڈگمگا سکے۔ بالآخر اہل مکہ وقریش نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ معاشرتی سطح پر حرم کعبہ کے قریب ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں آپ ﷺ اور آپ کے پورے خاندان کا بائیکاٹ کر کے محصور کر دیا جائے۔ حضور ﷺ کے والد اور دادا بچپن میں ہی انتقال کر چکے تھے اب آپ ﷺ کی کفالت اور پرورش آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے سپرد تھی جو تمام تر مخالفتوں کے باوجود آپ ﷺ کا ساتھ دیتے چلے آرہے تھے وہ بھی اس بائیکاٹ کا شکار ہوئے جبکہ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اس طرح نبوت کے ساتویں سال سے دسویں سال تک کبھی بھوکے رہ کر کبھی سوکھے پتے کھا کر گزارا کیا آخر کار کفار نامراد ہوئے اور یہ بائیکاٹ ختم ہوا۔ اسی سال حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہو گیا اس سے تمام ظاہری سہارے اور رشتے ٹوٹ گئے اور آقا کریم ﷺ کے قلب انور پر دکھ کی سی کیفیت طاری رہنے لگی چنانچہ ایسے حالات میں اللہ رب العزت نے چاہا کہ سارے غم دکھ درد اور پریشانیاں دور کر دی جائیں اور یہ اسی طرح ممکن تھا کہ محبوب کو قاب قوسین پر بلایا جائے کہ جب محبوب کا مسکراتا ہوا چہرہ سامنے ہو اور ملاقات میں خلوت میسر ہو تو سارے دکھ درد کافور ہو جائیں۔ گویا کہ اللہ رب العزت بیان کرنا چاہتا ہے اے محبوب ﷺ اگر دنیا میں دکھ اور غم آئیں مخالفت کا سامنا ہو تو گھبرانہ جایا کرو کہ ہماری پیار بھری آنکھیں تجھی پر لگی رہتی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: "وصبر لحکم ربک فانک باعیننا" {الطور: ر ۲} اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر کر بے شک تو ہماری آنکھوں میں ہے۔

دوسری حکمت: امت سے پیار۔

اعلان حق کے بعد مخالفت کی جو آندھیاں اٹھیں وہ راہ حق کے مسافروں کے لئے باعث ملال تو ضرور ثابت ہوئیں لیکن پرچم توحید لہرانے والوں کے قدم روز بروز آگے ہی بڑھتے گئے ہر طرف پیغمبرانہ بصیرت کے چراغ روشن تھے بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزی کرتے ساری رات گزر جاتی پروردگار عالم نے اپنے محبوب کی یہ مشقت دیکھ کر فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا۝ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا۝ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۝ آپ رات کو قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی رات آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کریں یا اس سے بھی کچھ زیادہ کریں اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں.

حضور نے تو راتوں کا جاگنا کم کر دیا لیکن امت کی فکر کچھ اس طرح دامن گیر ہوئی کہ سوتے میں بھی امت کا غم لیے رہتے۔ اس پر اللہ نے فرمایا: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۝ بے شک ہم نے تمہیں کھلی فتح دے دی (تو اس خیال سے کہ امت اپنے گناہوں کی بخشش پر کما حقہ، اپنے رب کا شکر ادا نہ کر پائے گی) راتیں سجدوں کی تابانی سے پھر منور رہنے لگی صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اب تو امت کی بخشش کا سامان بھی ہو گیا اب تو آپ راتوں کو نہ جاگا کریں. ارشاد گرامی ہوا: افلا اکون عبدا شکورا۝ (صحیح البخاری) کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں: مگر اللہ کو اپنے محبوب کا مشقت میں پڑنا کیسے پسند آسکتا ہے: چنانچہ فرمایا. طہ ما انزلنا علیک القرآن لتشقی ۝ طہ (اے محبوب مکرم) ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں: جب اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ امت کی فکر اور غم میں راتوں کو بھی نہیں سوتے تو امت کے متعلق خوشخبری سنانے کے لئے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اپنے پاس معراج کی صورت میں بلایا اور امت کے لئے عام معافی کی خوشخبری بھی سنائی اور شب معراج حضور ﷺ کو اپنا دیدار بھی کرایا

نعت

جان ایمان و جان جہاں آگئے
وجہ تخلیق کون و مکاں آگئے

مرحبا سیدانس و جاں آگئے
آگئے مونس بے کساں آگئے

سج گیا سارا عالم دلہن کی طرح
زینت زیست وارض و سماں آگئے

بہر تعظیم، محراب کعبہ جھکی
خانۂ کعبہ کے پاسباں آگئے

خاتم الانبیاء شاہ کون و مکاں
بن کے رحمت مرے درمیاں آگئے

ساری دنیا کو بتلادو میرے نبی
لے کے پیغام امن و اماں آگئے

ابر ظلمت چھٹا کفر مٹنے لگا
جگ میں جب محسن دوجہاں آگئے

جن کے در کو خدا نے در اپنا کہا
وہ نبی نازش کن فکاں آگئے

بجھ گئے جن کے آنے سے آتش کدے
ہاں وہی رشک باغ جناں آگئے

ناز تقدیر پر اپنی مظہر! کرو
فرش پر طائر لامکاں آگئے

زندہ درگور ہوں گی نہ اب بچیاں
بن کے میرے نبی مہرباں آگئے

مظہر علی نظامی علیمی
دارالعلوم رضویہ اہلسنت، سنت کبیر نگر یوپی (الہند)

غزل

ہر آن اک جدید مصیبت کا دور ہے
اکیسویں صدی ہے کہ آفت کا دور ہے

اک عطر بیز جسم کی وصلت سے قرب سے
میرے وجود پر بڑی نکہت کا دور ہے

نفرت کی بھینٹ اس کو چڑھاتا ہے کس لئے
یہ زندگی تو یار محبت کا دور ہے

بہرِ سکوں جہانِ محبت میں آئے تھے
لیکن یہاں تو اور بھی وحشت کا دور ہے

کتنے ہی اہلِ دل کی یہ جانیں ہے لے چکا
تجھ پر شباب ہے یا قیامت کا دور ہے

میری کسی کو کوئی ضرورت نہیں رہی
یہ تو مرے لئے بڑی ذلت کا دور ہے

چاہت کے عہد کو نہ تلاشو ادھر ادھر
یہ اپنی دوستی ہی تو الفت کا دور ہے

اک بے پناہ حسن کی قربت کا ہے کمال
جملوں پہ میرے یہ جو فصاحت کا دور ہے

اس میں ہی شیطاں بنتا ہے انسان دوستو
عہدِ جوانی ہی یہ عبادت کا دور ہے

یہ جس کو وصلِ یار کا موسم ہیں کہتے سب
یہ بے پناہ لطف کا لذت کا دور ہے

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی، انڈیا

لگادو پار بیڑا تم ہمارا حضرت جعفر

از قلم:۔ ابوظفر محمد سراج حبیبی
صدرالمدرّسین: جامعہ نوریہ ملنگوا ۴۱

سرخیل اہلبیت اطہار، جگر گوشۂ حیدر کرار، آسمان ولایت کے نیر تاباں، امام الاولیاء سیدنا حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) کی ولادت باسعادت ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۰ ہجری بروز پیر شریف کے دن مدینہ شریف کی مشک بار فضا میں ہوئی، آپ کا اسم مبارک جعفر ہے اور کنیت ابو عبداللہ، ابو اسماعیل ہے، آپ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت سیدتنا ام فردہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہے، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام حضرت سیدنا امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم ہے، آپ رضی اللہ عنہ کو صادق، فاضل، طاہر جیسے القابات سے نوازا گیا، تعلیم وتربیت اپنے والد بزرگ وار حضرت سیدنا امام محمد باقر سے اور نواسۂ حضرت صدیق اکبر حضرت عروہ بن زبیر، حضرت سیدنا عطا، اور حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہم کے چشمۂ علم وفن سے سیر اب ہوئے، اور دو جلیل القدر صحابۂ کرام حضرت سیدنا انس بن مالک وحضرت سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہما کی زیارت سے مشرف ہونے کی وجہ سے آپ کو تابعی بھی کہا جاتا ہے، آپ کی صحبت بابرکت میں رہ کر کئی تشنگان علوم وفنون علم وفن کے زیور سے بہرور ہوئے اور امت کے لئے منارۂ نور بنے خصوصیت کے ساتھ امام الآئمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ وحضرت امام مالک رضی اللہ عنہما کے اسماء مبارکہ قابل ذکر ہیں، خوش اخلاقی آپ کی سرشت میں شامل تھی، جس کی وجہ سے لبہائے مبارکہ پر ہمیشہ مسکراہٹ سجی رہتی تھی، جب کبھی اپنے نانا جان نبیٔ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک، جناب احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مسعود ہوتا، تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا، کبھی بھی بے وضو حدیث مصطفی بیان نہیں فرماتے تھے، نماز یا تلاوت میں مشغول رہتے یا خاموش رہتے، آپ کی گفتگو فضول گوئی سے پاک ہوتی، آپ کے معمولات زندگی سے آباواجداد کی اوصاف جھلکتی تھیں، آپ کے رویے میں نانا جان نور مجسم قائد اعظم فخر بنئ آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریمی اور عفوو درگزر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، گفت وشنید سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حق گوئی کا اظہار ہوتا، اور شجاعت وبہادری میں حضرت مولی علی کا عکس جمیل نظر آتا تھا، مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک فرماتے ہیں، میں ایک زمانہ تک امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں آتا جاتا رہا مگر میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادت و ریاضت میں سے ایک نہ ایک عبادت میں مشغول ومصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے، یا تلاوت کرتے ہوئے، یا تو پھر روزہ دار ہوتے، مزید ایک اور کرامت امام الاولیاء کی سماعت کرتے چلیں خلیفہ منصور نے ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ تم لوگ سرخیل اہلبیت اطہار جگر گوشۂ حیدر کرار کو میرے روبرو پیش کرو کہ میں اسے قتل کر دوں تو ان لوگوں نے کہا کہ حضور جو شخص دنیا کو خیر آباد کر کے عجلت نشیں ہو گیا اس کو قتل کرنے سے کیا فائدہ خلیفہ نے غضب ناک ہو کر عرض کیا کہ میں جو کہتا ہوں وہ کرو اسے میرے پاس لے کر آؤ بہر حال حضرت سیدنا امام جعفر صادق کو دربار خلیفۂ منصور میں لایا گیا جیسے ہی آپ کی جلوہ گری ہوئی تو آپ کی عظمت و جلال نے خلیفہ کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا، اور صرف کھڑا ہی نہیں ہوا بلکہ زانوئے ادب بیٹھ کر عرض کرنے لگا حضور میرے لئے کچھ نصیحت فرما دیجئے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ کبھی مجھے دربار میں نہ بلانا میری عبادت وریاضت میں خلل واقع ہوتا ہے، منصور نے وعدہ کیا کہ حضور پھر کبھی میں آپ کو تکلیف نہیں دوں گا، اور بڑی عزت واحترام کے ساتھ آپ کو رخصت کیا اس کے بعد خلیفۂ منصور تین دنوں تک بے ہوش رہا اتنا اسکے اوپر روعب دبدبہ طاری ہو گیا خلیفہ منصور کی حالت دیکھ کر وزیر وغلام حیران وپریشان ہو گئے، اور جب ہوش میں آئے تو غلاموں نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت آپ تو قتل کرنے والے تھے، مگر جب وہ تشریف لائے تو آپ زانوئے ادب کیوں تہہ کرنے لگے، تو خلیفہ نے بتایا کہ دراصل جب میرے پاس امام الاولیاء تشریف لائے تو انکے ساتھ ایک بہت بڑا اژدھا نظر آرہا تھا، اتنا بڑا اسکا منہ تھا کہ مجھے اور میری مسند ومنبر کو نگل جاتا، اور اس نے مجھ سے کہا کہ میرے امام کی شان میں ادنی سے بھی گستاخی کی تو میں تجھے تیری سلطنت کے ساتھ نگل جاؤں گا، بس مجھ پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ میں اس سے معافی طلب کرلی، اب آئیے اخیر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ سے افضل کوئی زاد راہ نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر کوئی نقصان دہ دشمن نہیں، اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، مزید فرماتے ہیں پانچ لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے گریز کیا کرو، (۱) جھوٹ بولنے والا شخص کیوں کہ تم اس سے دھوکا ہی کھاؤ گے، وہ دور والے کو تیرے قریب کر دے گا اور قریب والے کو دور کر دے گا، (۲) بیوقوف آدمی کی صحبت میں نہ بیٹھو کیوں کہ اس سے بھی تمہیں کچھ فائدہ نہ ہو گا وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر نقصان پہونچا بیٹھے گا، (۳) بخیل و کنجوس سے کبھی دوستی نہ کرو کیوں کہ جب تمہیں اسکی ضرورت درپیش آئے گی تو وہ دوستی ختم کر لے گا (۴) بزدل شخص اس سے بھی دوستی نہ کیا کرو کیوں کہ یہ بھی شخص مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر فرار ہو جائے گا، دوست جانباز و بہادر ہونا چاہیئے (۵) فاسق شخص سے بچو کیوں کہ وہ تمہیں ایک لقمہ یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا، کسی نے پوچھا حضور لقمہ سے کم کیا ہے، فرمایا لالچ رکھنا اور اسے ناپانا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی بدنصیب نے پندرہ رجب المرجب سن ۱۴۱ ہجری کو زہر دیا اور وہی زہر آپکی شہادت کا سبب بنا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار جنت البقیع میں اپنے والد بزرگ وار حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے مزار پرُانور کے پہلو میں واقع ہے، اللہ کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے تربت امام جعفر صادق پر کروڑوں انوار و تجلیات کی بارشیں فرمائے (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق: اسلامی اخوت کی بنیادیں

از قلم:۔ محمد شمیم احمد نوری مصباحی
دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤشریف،(راجستھان)

اسلام ایک ایسا دینِ فطرت ہے جو انسان کے قلب وروح کی تطہیر کے ساتھ ساتھ معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کو نورِ ہدایت سے منور کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد انسانوں کے درمیان اخوت، محبت، اور باہمی تعلقات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہے۔ انہی تعلیمات کی روشنی میں رسولِ اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے آپس میں چھ ایسے حقوق بیان فرمائے ہیں جو ایک صالح معاشرے کی تشکیل میں سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر:1240)

ترجمہ:"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ کیا ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1:جب اس سے ملاقات کرو تو سلام کرو۔

2:جب وہ تمہیں دعوت دے تو قبول کرو۔

3:جب وہ تم سے نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرو۔

4:جب وہ چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کے لیے دعائے رحمت کرو (یرحمک اللہ کہو)۔

5:جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو۔

6:اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

یہ چھ حقوق ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر ایسی ذمہ داریاں ہیں جن پر عمل کرکے ہم نہ صرف اپنی شخصیت کو سنوار سکتے ہیں بلکہ ایک مثالی اسلامی معاشرہ بھی قائم کرسکتے ہیں۔

1. سلام کرنا، محبت اور اخوت کا پیغام:

اسلامی معاشرت کی بنیاد سلام پر رکھی گئی ہے۔ سلام نہ صرف ایک دعا ہے بلکہ یہ امن، محبت، اور اخوت کا مظہر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" (صحیح مسلم، حدیث نمبر:54)

ترجمہ:"تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور تمہارا ایمان مکمل نہیں ہوگا جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔"

سلام کو عام کرنے سے دلوں میں محبت بڑھتی ہے اور باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ سلام کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق سلام کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور مسلمانوں کے درمیان محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے، لیکن سلام کرنے کا عمل سنت ہے۔ البتہ، بعض علماء نے اسے مستحب بھی قرار دیا ہے، کیونکہ یہ اچھے اخلاق اور محبت کے اظہار کا اہم ذریعہ ہے۔

2. دعوت کو قبول کرنا، اسلامی اخوت کا عملی اظہار: دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔ دعوت کے ذریعے محبت اور خلوص بڑھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ" (صحیح مسلم، حدیث نمبر:1429)

ترجمہ:"جب تم میں سے کسی کو اس کا بھائی دعوت دے تو وہ اس دعوت کو قبول کرے، چاہے وہ ولیمہ ہو یا کوئی اور موقع۔"

دعوت قبول کرنا اسلام میں ایک اہم اخلاقی اور سماجی عمل ہے، جس کی قرآن و سنت میں بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اس کے پیچھے حکمت یہ ہے کہ یہ عمل محبت، بھائی چارے اور اجتماعیت کو فروغ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى" (سورۃ المائدہ:2)

یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

دعوت قبول کرنا بھی ایک طرح کی نیکی ہے کیونکہ اس سے میزبان کی خوشی اور دل جوئی ہوتی ہے۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"مَنْ دُعِيَ فَلْيُجِبْ" (بخاری:5173)

یعنی جس شخص کو دعوت دی جائے، اسے چاہیے کہ وہ دعوت قبول کرے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ دعوت قبول کرنا اسلامی تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے، جو اخلاق، محبت، اور بھائی چارے کے فروغ کا ذریعہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی جائز دعوت دی جائے تو حتی الامکان اسے قبول کریں اور میزبان کی عزت افزائی کریں۔

3. نصیحت کرنا، خیر خواہی کی بنیاد:

نصیحت اسلامی معاشرت کا ایک اہم ستون ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"الدِّينُ النَّصِيحَةُ" قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: "لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ" (صحیح مسلم، حدیث نمبر:55)

ترجمہ:"دین خیر خواہی کا نام ہے۔" ہم نے عرض کیا: کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:"اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے اماموں کے لیے، اور تمام مسلمانوں کے لیے۔"

نصیحت میں اخلاص اور خیر خواہی کا ہونا ضروری ہے تاکہ مسلمان بھائی کو نفع پہنچے اور وہ برائی سے بچ سکے۔

نصیحت ایک ایسا عمل ہے جو معاشرے میں خیر کو پھیلانے اور برائی کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ مسلمانوں کے درمیان محبت، اخوت، اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے۔ ایک دوسرے کے لیے خیر خواہی کا جذبہ اسلامی معاشرت کی بنیاد ہے، اور اسی سے وہ مثالی امت وجود میں آتی ہے جس کا ذکر قرآن میں یوں کیا گیا ہے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ" (آل عمران:110)

ترجمہ:"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے نکالی گئی ہو۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

حاصل کلام یہ ہے کہ نصیحت دین اسلام کی روح ہے اور اس کی بنیاد اخلاص، محبت، اور خیر خواہی پر ہے۔ اگر ہر مسلمان اس ذمہ داری کو سمجھ کر ادا کرے تو ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جو حقیقی معنوں میں اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہوگا۔

4. چھینک کا جواب دینا، محبت اور دعاؤں کا عظیم عمل:

اسلام میں چھینک کو بھی محبت، دعاؤں اور اچھے تعلقات کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حوالے سے اپنی حدیث میں فرمایا:

"إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (بخاری: حدیث نمبر: 6224)

ترجمہ:"جب تم میں سے کوئی شخص چھینک لے تو وہ 'الحمد للہ' کہے، اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ وہ 'یرحمک اللہ' کہے۔ پھر جب وہ 'یرحمک اللہ' کہے، تو جواباً وہ شخص 'یہدیکم اللہ ویصلح بالکم' کہے۔"

یہ حدیث نہ صرف ایک خوبصورت آداب سکھاتی ہے بلکہ آپس میں محبت، دعا اور خیر مقدمی کے رشتہ کو مضبوط کرتی ہے۔ چھینک کا جواب دینا ایک معمولی عمل نہیں، بلکہ یہ ایک اخلاقی، روحانی اور سماجی حسن کا مظہر ہے جس سے دلوں میں قربت اور محبت بڑھتی ہے۔ اس عمل سے اسلامی معاشرت کی خوبصورتی اور ایک دوسرے کے لیے خیر سگالی کا اظہار ہوتا ہے۔

5. بیمار کی عیادت، محبت اور ثواب کا ذریعہ:

عیادت کرنا اسلام میں محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کا عملی مظہر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ" (سنن ترمذی، حدیث نمبر:969) ترجمہ: "جو مسلمان صبح کے وقت کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے، اس کے لیے شام تک ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہے۔" عیادت نہ صرف بیمار کے دل کو تسلی دیتی ہے بلکہ عیادت کرنے والے کو بے شمار اجر اور جنت کی بشارت بھی عطا کرتی ہے۔ یہ عمل مسلمانوں کے درمیان اخوت اور دینی بھائی چارے کو مضبوط کرتا ہے۔

6. جنازے میں شریک ہونا، اخوت کا آخری حق:

جنازے میں شرکت کرنا مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق میں سے ایک اہم ترین اور آخری حق ہے جو ایک مسلمان کو اپنے بھائی کی وفات کے بعد ادا کرنا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی عظمت کو اس طرح بیان فرمایا:"مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر:1325)

ترجمہ: "جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے چلتا ہے، اور اس کے ساتھ نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد تدفین تک اس کے ساتھ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے دو قیراط کے برابر بے شمار اجر و ثواب عطا فرماتا ہے، اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: 1325) یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جنازے میں شرکت ایک مسلمان کی عبادات اور حسن سلوک کا مظہر ہے، جو اس کے ایمان اور اخوت کی حقیقت کو نمایاں کرتا ہے۔ اس عمل میں شریک ہونا نہ صرف مُتوفی کی روح کے لیے باعث سکون ہوتا ہے بلکہ اس سے دنیا و آخرت میں انسان کو بے شمار اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ یہ مذکورہ چھ حقوق اسلامی معاشرت کا بنیادی ڈھانچہ ہیں۔ اگر ہر مسلمان ان حقوق کا خیال رکھے تو ایک ایسا مثالی معاشرہ تشکیل پائے گا جو محبت، اخوت، اور امن کا گہوارہ ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ان حقوق کو اپنی زندگی میں شامل کریں اور اللہ کی رضا حاصل کریں۔

معراج النبی ﷺ اور نماز کی عظمت

از قلم:۔ حبیب اللہ قادری انواری
دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤشریف، بارمیر (راجستھان)

شبِ معراج اسلامی تاریخ کا وہ درخشاں باب ہے جو ایمان کی روشنی کو جِلا بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کو آشکارا کرتا ہے۔ اس مقدس رات میں رحمتِ دو عالم، فخرِ موجودات، سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وہ شرف عطا ہوا جو کسی اور نبی کو نصیب نہ ہوا۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی، اپنی قربت سے نوازا اور اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک ایسا تحفہ عطا فرمایا جو قیامت تک ہر مومن کے لیے معراج کی مانند ہے—وہ تحفہ "نماز" ہے۔

نماز کی ناقدری—ایک تباہ کن رویہ:

حضرت مخدومِ زماں پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا یہ فرمان کہ:

"تحفۂ معراج نماز کی ناقدری نہ کرو، خود بھی نماز پڑھو اور اپنے اہل وعیال کو بھی نماز پڑھاؤ، اپنے چہروں کو داڑھی سے سجاؤ"

یہ ایک سنہری نصیحت ہے، جو ایمان والوں کو خوابِ غفلت سے جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے۔

آج کے مادہ پرستانہ دور میں انسان دنیاوی مصروفیات میں ایسا محو ہو چکا ہے کہ اپنی اصل کامیابی کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ نماز، جو کہ بندگی کی معراج اور روح کی بالیدگی کا ذریعہ ہے، اسے محض ایک رسم سمجھ کر نظر انداز کیا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص نماز کو معمولی جانتا ہے، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہلکا سمجھنے کی جسارت کررہا ہے،

جو ایمان کے لیے ایک خطرناک علامت ہے۔

نماز—دین کا ستون اور کامیابی کی کنجی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا، اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا، اس نے دین کو گرادیا۔" (بیہقی)

یہ حدیث مبارکہ ہمیں اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ قومیں جو نماز کو پسِ پشت ڈال دیتی ہیں، زوال و پستی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ نے تاکید فرمائی کہ نماز کی ناقدری ہرگز نہ کی جائے، بلکہ خود بھی اس فریضے کی سختی سے پابندی کی جائے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین کی جائے۔ کیونکہ نماز محض ایک عبادت ہی نہیں بلکہ مومن کے لیے ذریعۂ نجات اور فلاح و کامرانی کی کلید ہے۔

نماز اور اسلامی تشخص—داڑھی کی اہمیت:

حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ نے اپنے ارشاد میں داڑھی رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔ داڑھی رکھنا سنتِ رسول ﷺ ہے اور چہرے کے نور میں اضافہ کا باعث ہے۔

آج کے پُرفتن دور میں جہاں اسلامی شعائر کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے، وہاں ہمیں اپنے دین کی پہچان کو اپنانا از حد ضروری ہو گیا ہے۔ داڑھی صرف ایک ظاہری علامت نہیں بلکہ ایک عملی اظہار ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی سنتوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنی شناخت کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں سکون، برکت اور کامیابی ہو، تو ہمیں نماز کو اپنا شعار بنانا ہوگا۔ خود بھی اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

اسی طرح اسلامی تشخص اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو اپنانا بھی ہماری ذمہ داری ہے، تاکہ ہم دین و دنیا میں سرخرو ہو سکیں۔

حضرت پیر سید کبیر احمد شاہ بخاری علیہ الرحمہ کا یہ فرمان روشنی کا مینار ہے، جو ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرتا اور نجات و فلاح کا راستہ دکھاتا ہے۔ اگر ہم اس نصیحت کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تو یقیناً دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی کرنے، اسلامی شعائر اپنانے اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو اپنی زندگی میں داخل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

سخاوت: اَسلاف اور ہم

از قلم:۔ عبد الماجد قادری، حیدرآبادی
دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد، تلنگانہ

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیک یا رسول ﷺ

سخاوت [انگریزی: Generosity] ایک عظیم مالی عبادت ہے، یہ اللہ-عزوجل- کی عظیم سنت، انبیائے کرام، رسولانِ عظام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کی خاص صفت ہے، سخاوت جہاں مذہبِ اسلام کے اخلاقی نظام میں بڑی اہمیت کی حامل ہے، وہیں تقریباً دنیا کے سبھی مذاہب میں ایک نیکی اور کارِ ثواب کا درجہ رکھتی ہے۔ چوں کہ یہ اللہ ورسول کا محبوب عمل ہے؛ اس لیے جو بندہ سخاوت کرتا ہے، وہ محبوبِ بارگاہِ خدا اور سول تو ہوتا ہی ہے، ساتھ ہی عوام الناس بھی اُسے اپنا محبوبِ نظر بناتی ہے اور جو شخص بخیلی کرتا ہے، وہ مردودِ بارگاہِ خدا اور سول ہوتا ہے، ساتھ ہی مخلوقِ خدا بھی اُس سے نفرت کرتی ہے۔ آیئے! اِس محبوب ترین عمل کے وسیع میدان میں ایک دورہ لگاتے ہیں۔

سخاوت کی تعریف: حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی -رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ- [۴۵۰-۵۰۵ھ] فرماتے ہیں: "فالجود وسط بین الإسراف والإقتار وبین الوسط والقبض، وھو أن یقدر بذلہ وإمساکہ بقدر الواجب، ولا یکفي أن یفعل ذلک بجوارحہ مالم یکن قلبہ طیبا بہ غیر منازع بہ فیہ۔" [إحیاء العلوم، جزء:۳، ص:۲۵۹، باب: بیان حد السخاء والبخل وحقیقتھما]

[ترجمہ:] "فضول خرچی اور کنجوسی، نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا نام جود و سخا ہے۔ یعنی خرچ کرنے اور خرچ کرنے سے رکنے میں واجب مقدار کو اختیار کرنا۔ جب تک دل صاف اور راضی نہ ہو محض ظاہری اَعضا سے خرچ کرنا کافی نہیں۔"

علامہ قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی -رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ- [۴۷۱-۵۴۴ھ] لکھتے ہیں: "وأما الجود والکرم، والسخاء والسماحۃ، ومعانیھا متقاربۃ، وقد فرق بعضھم بینھا بفروق، فجعلوا الکرم: الإنفاق بطیب نفس فیما یعظم خطرہ ونفعہ۔ وھو ضد النذالۃ۔ والسماحۃ: التجافي عما یستحقہ المرء عند غیرہ بطیب نفس۔ وھو ضد الشکاسۃ۔ السَّخاء: سھولۃ الإنفاق، وتجنُّب اکتساب مالا یُحمَد۔ وھو الجود۔ وھو ضد التقتیر۔" [الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص:۱۵۴، ناشر: جائزۃ دبي الدولیۃ للقرآن الکریم وحدۃ البحوث والدراسات]

[ترجمہ:] "معلوم ہونا چاہیے کہ جود و کرم، سخاوت و سماحت کے معانی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ ہاں! بعض لوگوں نے ان کے معانی کے درمیان قدرے تفریق کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: کسی ایسی چیز کو خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا جس کا مرتبہ عظیم اور نفع کثیر ہو، اُسے "کرم" کہتے ہیں۔ یہ "حقارت" کی ضد ہے۔ انسان خوشی خوشی اُس چیز سے خود کو الگ کرلے جس چیز کا دوسروں کے نزدیک بھی وہی حق دار ہو، اُسے "سماحت" کہتے ہیں۔ یہ "بدخلقی" کی ضد ہے۔ آسانی کے ساتھ خرچ کرنا اور ایسی کمائی سے بچنا جسے لوگ اچھا نہ سمجھتے ہوں، اُسے "سخاوت" کہتے ہیں۔ "جود" بھی یہی ہے۔ یہ "کمی" کی ضد ہے۔"

سخاوت اور ایثار میں فرق: سخاوت کی ایک قسم اِیثار ہے، اِیثار کرنے والا اپنے عمل میں سخاوت کرنے والے سے آگے بڑھ جاتا ہے؛ کیوں کہ اِیثار اور اس کے عامل کا درجہ سخی اور سخاوت سے بہت اعلیٰ ہے۔

امام غزالی -رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ- اِن دونوں کے درمیان فرق کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "أرفع درجۃ السخاء الإیثار، وھو أن یجود بالمال مع الحاجۃ۔ وإنما السخاء عبارۃ عن بذل مالا یحتاج إلیہ لمحتاج أو لغیر محتاج۔" [إحیاء العلوم، جزء:۳، ص:۲۵۷، باب: بیان الإیثار وفضلہ]

[ترجمہ:] "سخاوت میں سب سے اعلیٰ درجہ اِیثار کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حاجت کے باوجود اپنا مال دوسروں پر خرچ کرنا۔ جب کہ سخاوت کا مطلب ہے کہ ضرورت سے زائد مال کو محتاج یا غیر محتاج پر خرچ کرنا۔"

سخاوت کا مختصر تعارف جاننے کے بعد، اب قرآن مجید واحادیثِ کریمہ میں مذکور، راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے متعلق بشارتوں اور بخیلی و فضول خرچی کرنے والوں کے متعلق وعیدوں کو اختصاراً بیان کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو سخاوت جیسی عظیم صفت کا حامل بنائے۔ آمین!

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب:

[۱] اللہ-عزوجل- اپنی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ نہ کرنے، یا فضول خرچی کرنے کی ہلاکتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرۃ:۲، الآیۃ:۱۹۵]

[ترجمہ:] اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں، خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

[۲] اللہ-عزوجل- فکرِ آخرت دیتے ہوئے ارشاد فرمارہا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [البقرۃ:۲، الآیۃ:۲۵۴]

[اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اُس دن کے آنے سے پہلے خرچ کرلو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لیے دوستی اور نہ شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لیے بشارت:

[۱] جو مخلص بندے اللہ-عزوجل- کے دیے سے اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں؛ وہ ایمان میں کامل، ہدایت یافتہ اور فلاح یافتہ ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ...... أُولٰئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [البقرۃ:۲، الآیۃ:۳-۵]

[ترجمہ:] وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں...... یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

راہِ خدا میں دکھاوے کے طور پر خرچ کرنے والوں کے لیے وعید:

[۱] جو شخص اپنا مال اللہ-عزوجل- کی رضا کے لیے خرچ نہ کرے، بلکہ نام ونُمود کے لیے کرے؛ وہ ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جو شخص اِحسان جتا کر اور تکلیف دے کر کچھ دے؛ وہ بھی اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرۃ:۲، الآیۃ:۲۶۴]

[ترجمہ:] اے ایمان والو! اِحسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے برباد نہ کرو اُس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دِکھلاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا، تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے، تو اس پر زور دار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اَعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کے لیے وعیدیں:

[۱] جو لوگ اللہ-عزوجل- کی راہ میں اپنا مال بہ صورتِ زکات خرچ کرنے سے بخیلی کرتے ہیں؛ اُن کے بارے میں شدید وعید کو بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ [آل عمران:۳، الآیۃ:۱۸۰]

[ترجمہ:] اور جو لوگ اُس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اُنھیں اپنے فضل سے دی ہے؛ وہ ہرگز اُسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں، بلکہ یہ بخل اُن کے لیے بُرا ہے۔ عن قریب قیامت کے دن اُن کے گلوں میں اُسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں اُنھوں نے بخل کیا تھا اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ تمھارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

[۲] جو لوگ سونا چاندی کو جمع کرتے ہیں اور بصورت زکات ان کے حقوق ادا کرنے میں بخیلی کرتے ہیں؛ ان کے لیے دردناک عذاب کی خوش خبری ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ [سورۃ التوبۃ:۹، الآیۃ:۳۴-۳۵]

[ترجمہ:] اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؛ اُنھیں دردناک عذاب کی خوش خبری سناؤ۔ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اُس کے ساتھ اُن کی پیشانیوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ وہ مال ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا، تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔

بخل کرنے کے بہت سے دینی اور دنیوی نقصانات ہیں، ہم یہاں اُس کے ۵، دینی اور ۶، دنیوی نقصانات ذکر کرتے ہیں؛ تاکہ لوگ بخل کرنے سے بچیں۔

بخل کے دینی نقصانات یہ ہیں:

[۱] بخل کرنے والا کبھی کامل مومن نہیں بن سکتا، بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اُس کے بخل نے کافر بنا دیا۔ [۲] بخل کرنے والا گویا کہ اُس درخت کی شاخ پکڑ رہا ہے جو اُسے جہنم کی آگ میں داخل کرکے ہی چھوڑے گی۔ [۳] بخل کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ [۴] بخل کرنے والا، مال خرچ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے اور نہ خرچ کرنے کے وبال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ [۵] بخل کرنے والا حرص جیسی خطرناک باطنی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور اُس پر مال جمع کرنے کی دُھن سوار ہو جاتی ہے اور اُس کے لیے وہ جائز اور ناجائز تک کی پروا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

بخل کے دنیوی نقصانات یہ ہیں: [۱] بخل، آدمی کی سب سے بدترین خامی ہے۔ [۲] بخل، ملامت اور رسوائی کا ذریعہ ہے۔ [۳] بخل، خون ریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ [۴] بخل، ظلم کرنے پر ابھارتا ہے۔ [۵] بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹوٹتی ہیں۔ [۶] بخل کرنے کی وجہ سے آدمی، مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی راہ میں مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بخل جیسی بدترین باطنی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

مذکورہ بالا قرآنی آیات کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں اُس کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں؛ وہ اُس کی بارگاہ میں محبوب اور مقبول ہوتے ہیں، جن کے متعلق ارشاد فرماتا ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ اور فلاح یافتہ ہیں اور جو لوگ بخیلی کرتے ہوئے اُس کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، اُن کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جہنمیوں کی چال چلتے ہیں، اِن کے لیے کوئی بھلائی نہیں، نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔

سخاوت، حدیثِ کریمہ کی روشنی میں: سخاوت کی ترغیب اور اُس کی فضیلت، نیز سخاوت کرنے والوں کے متعلق بشارتیں احادیث کریمہ میں بکثرت وارد ہیں، جس کی ایک جھلک پیش ہے، ملاحظہ فرمائیں: حضرت جابر بن عبد اللہ -رضی اللہ تعالیٰ عنہ- روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ -صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے حضرت جبریل -علیہ السلام- نے کہا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: «بے شک میں نے اِس دین کو اپنے لیے چنا ہے۔ اِسے سخاوت اور حسن اَخلاق کے علاوہ کوئی اور چیز آراستہ نہیں کرسکتی؛ لہذا اِنھیں دونوں کے ذریعہ اِس دین کی تعظیم کرو جب تک اِس سے وابستہ رہو»۔ (جاری۔۔۔۔۔۔)

ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی ہیں؟

از قلم:۔ محمد بلال احمد رضوی مصباحی عفی عنہ
نوری چوک نونیاٹاری، ٹھاکرگنج، کشن گنج، بہار

لوگ اپنی بلاؤں، مصیبتوں، پریشانیوں سے دوچار ہو کر بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں "مالک میری مصیبت دور کردے، میری مشکلوں کو آسان فرمادے مگر ان کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے تو مایوس ہو کر شکوہ وگلا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔
بعض اوقات بے خبری و نادانی میں ایسے کلمات صادر ہو جاتے ہیں جن پر ازروئے شرع حکم کفر وفسق تک لگ جاتا ہے۔
ہم یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے، عدمِ قبولیت کے اسباب و علل کا سراغ نہیں لگاتے، کہ آخر کیا بات ہے جس کی وجہ سے ہماری دعائیں مسترد ہو جاتی ہیں۔ اور جس مقصد کے حصول کی خاطر ہم بارگاہِ خداوندی میں فریاد کرتے ہیں اس میں کامیابی نہیں ملتی۔
امام شمس الدین ذہبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی، امام ابو نعیم اصفہانی رحمھم اللہ نے اپنی اپنی تصنیف "کتاب الکبائر، تفسیر قرطبی، حلیۃ الاولیا" میں اس روایت کو نقل فرمایا، ہم اسے یہاں اختصار و جامعیت کے ساتھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ ہماری آنکھیں کھلیں، دل کا تزکیہ وتصفیہ ہو، حقائق اجاگر ہوں، نفس کا محاسبہ کر سکیں، اپنی زبان بے لگام کو شکوہ وشکایت سے بچا سکیں۔
حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ اپنی اسناد کے ساتھ حضرت شفیق بلخی سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
کہ حضرت ابراہیم بن ادہم بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے، لوگ ان کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی، اے ابو اسحاق! (یہ ان کی کنیت ہے) اللہ رب العزت نے قرآن مجید، برہان رشید میں ارشاد فرمایا۔
اُدعونی اَستجب لکم (المؤمن آیت ٦٠)
مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔
تو حضرت ابراہیم بن ادہم نے ارشاد فرمایا: یا اَھل البصرۃ ماتت قلوبکم بعشرۃ اَشیاء، فکیف یستجاب دعاؤکم؟
اے بصرہ والو! تمہارے دل دس چیزوں میں پڑ کر مر چکے ہیں۔ پھر تمہاری دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں؟
اب وہ دس چیزیں کونسی ہیں؟ آیئے انہیں جانتے ہیں، اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ وہ دس چیزیں ہمارے اندر موجود تو نہیں جن کے سبب ہماری آہ وپکار بارگاہِ ایزدی تک نہیں پہنچتی ہیں۔
شیخ ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں:
(الأول) عرفتم اللہ تعالی ولم تؤدوا حقه
تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کی معرفت کا حق ادا نہیں کیا۔
(والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا به
تم نے قرآن پڑھا مگر اس پر عمل نہیں کیا۔
(والثالث) إدعيتم حب رسول الله و تركتم سنته
تم نے محبتِ رسول کا دعوی کیا اور ان کی سنت کو چھوڑ دیا،
(والرابع) إدعيتم عداوة الشيطان و أطعتموه ووافقتموه
تم نے عداوتِ شیطان کا دعوی تو کیا مگر اس کی اطاعت و فرمابرداری کی، اور اس کی ہاں میں ہاں ملایا۔
(والخامس) إدعيتم دخول الجنة ولم تعملوا له
تم نے جنت کو چاہا مگر اس میں دخول کے لیے عمل نہ کیا۔
(والسادس) إدعيتم النجاة من النار و رميتم فيها أنفسكم
تم نے جہنم سے پناہ مانگی مگر خود ہی اپنے نفس کو اس میں ڈال دیا۔ (والسابع) قلتم إن الموت حق ولم تستعدوا له
تم نے موت کو حق جانا مگر اس کے لیے تیاری نہ کی۔
(والثامن) اِشتغلتم بعیوب اِخوانکم فلاترون عیوب اَنفسکم
تم نے اپنے بھائیوں کی عیب جوئی کی مگر اپنے عیب نہ دیکھے۔
(والتاسع) أكلتم نعمة ربكم و لم تشكروا له
تم نے اللہ کی نعمتیں کھائیں مگر اس کا شکریہ ادا نہ کیا۔
(والعاشر) دفنتم موتاكم ولم تعتبروا بهم
تم نے مردوں کو دفن کیا مگر عبرت حاصل نہ کی۔
اے بصرہ والو! یہ دس اسباب ہیں جن کی وجہ سے تمہاری دعائیں بارگاہِ رب العزت میں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ انتہی ملخصا۔
(تفسیر قرطبی جلد اول تحتِ آیت اَجیب دعوۃ الداع اِذا دعان)۔ اپنے ظاہر و باطن کو پاک اور صاف ستھرا کر کے اور زبان کو اللہ کی یاد سے معطر کر کے جو دعا بھی مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہماری کوئی دعا قبول نہ ہو تو اس میں ہمارا قصور ہے، اپنی کمی ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنے نفس کو ان دس چیزوں کی روشنی میں دیکھیں کہ کہیں ہم ان بلاؤں میں مبتلا تو نہیں ہیں؟
حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و غبار ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکارتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب!
حالانکہ اس کا کھانا حرام مال سے ہے، اس کا پینا حرام اور لباس حرام مال سے ہے، اور اسے غذا حرام مال سے حاصل ہوئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟ (صحیح مسلم جلد اول صفحہ 326)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے (یعنی میری ہر دعا قبول ہو)
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انس!
اپنے کسب کو حلال رکھو* تمہاری ہر دعا قبول ہوگی۔ ایک شخص حرام لقمہ منہ کی طرف لے جاتا ہے، تو چالیس دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (اللہ اکبر) (مرجع سابق)۔
حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی نوجوان عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں مددگاروں سے کہتا ہے، دیکھو اس کا کھانا کہاں سے آتا ہے، اگر اس کا کھانا ناجائز و حرام ہو تو کہتا ہے اسے چھوڑ دو، اپنے آپ کو تھکائے اور مشقت کرے، تمہاری ذمہ داری وہ خود پوری کر رہا ہے، کیونکہ اس کی عبادت حرام کھانے کی موجودگی میں اسے نفع نہیں دے گی۔ اور اس بات کی تائید صحیح حدیث میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے بھی ہوتی ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام ہے، اور اسے غذا بھی حرام سے ملتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟ (الترغیب والترھیب جلد دوم ص546)
ان احادیث و اقوال سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حرام کھانے والوں کی دعا بارگاہِ ایزدی میں قابلِ قبول نہیں۔
جب اس قسم کی احادیث اور اقوالِ ائمہ حرام خوروں، سود خوروں و دیگر باطل طریقے سے مال لوٹنے والوں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو فوراً بھڑک جاتے ہیں، اور نوبت لڑائی مار تک پہنچ جاتی ہے۔
کئی ائمۂ کرام کو اس وجہ سے امامت سے معزول کر دیا گیا کہ سود خوری، حرام خوری، جواں بازی اور رشوت ستانی پر مولانا تقریریں کھڑکاتے ہیں۔۔۔ اللہ اکبر
اور بڑی ڈھٹائی سے علما پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ حرام خوری پر لکھتے، بولتے ہو،
ارے من گھڑت واقعات سنا کر پیسے تم لوگ وصولتے ہو،
مدرسے کے نام پر ملنے والے زکات، صدقات، فطرات کے پیسے تم لوگ ہڑپ جاتے ہو،
جھوٹ بول کر سیٹھوں کو دھوکا دیکر تم لوگ ہی لوٹتے ہو،
تم لوگوں کی دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں ہیں؟
چلو ہم گناہ گار، سیہ کار، جفا کار، بدکار، حرام خور، چور ڈکیت، دغا باز اور جعل ساز ہیں مگر تم لوگ تو صوفی باصفا، مردِ درویش، عارف باللہ، عالم وفاضل، متقی پرہیزگار،
حق بیں، حق شناس ہو،
حلال و حرام کی تمیز رکھنے والے ہو، پھر تمہاری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی ہیں؟
معزز قارئین!
آپ نے تیور دیکھ لیا داڑھی منڈوں کا؟
ہم عاجزی وانکساری، متانت وسنجیدگی سے عرض کرتے ہیں۔
ارے معترضِ اعظم، باغیِ ائمۂ مساجد!
اگر یہ علما نہ ہوتے تو تم آج اپنے کو سچا سنی صحیح العقیدہ مسلمان کہلانے کے لائق نہ رہتے۔
تمہاری بیٹی کا نکاح پڑھانے والا،
تمہارے باپ کی قبر پر کوئی فاتحہ پڑھنے والا،
تمہارے مردوں کا کفن دفن اور جنازہ پڑھانے والا،
فرقِ باطلہ کے دامِ مکر وفریب سے بچانے والا،
نماز، روزے، حج و زکات، بیع وشرا، نکاح و طلاق، اور دیگر معاملات کے مسائل بتانے والا کوئی نہ ہوتا اور تم دنیا و آخرت میں تباہ وبرباد ہو کے رہ جاتے۔
اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس سماج میں ایک چغل خور تھا تو نبی کی دعا بھی بارگاہِ رب العزت میں قبول نہیں ہو رہی تھی، تو جس سماج میں چغل خوروں، سود خوروں، رشوت خوروں، چوروں ڈاکوؤں، زانیوں، بدکاروں، نماز چھوڑنے والوں، بدعقیدوں سے دوستی بنانے والوں کی جماعت پر خباثت موجود ہو تو علما و مشائخِ کرام (جو نہ نبی ہیں نہ ولی ہیں) کی دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں؟
تم یہ صفاتِ قبیحہ چھوڑ دو۔ پھر علما دعا مانگیں گے،
ان شاء اللہ دعا کے ختم ہوتے ہی مژدۂ اجابت سے سرفراز ہو جاؤگے۔

طوفانِ نوح لانے سے اے چشم کیا فائدہ
دو اشک ہی بہت ہے اگر کچھ اثر کرے

اخلاق: قرآن وحدیث کی روشنی میں

از قلم:۔ غلام حسین علیمی

اخلاق انسانی شخصیت کا آئینہ اور دین اسلام کی بنیادی تعلیمات کا اہم جزو ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اخلاق کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ یہی وہ صفت ہے جو انسان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے اور اسے کامیاب زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔ قرآن وحدیث میں اخلاق کو دین کے اہم ستونوں میں شمار کیا گیا ہے اور اچھے اخلاق کو ایمان کی تکمیل قرار دیا گیا ہے۔

اخلاق کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں اخلاق کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو بہترین اخلاق کا نمونہ قرار دیا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ" (سورہ القلم:4) "اور بے شک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔"
یہ آیت مبارکہ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اخلاقی برتری اللہ کے نزدیک اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ اسی طرح قرآن میں لوگوں کے ساتھ انصاف، نرمی، اور محبت سے پیش آنے کی تلقین کی گئی ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" (سورہ النحل:٩٠) "بے شک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"
یہ تعلیمات ظاہر کرتی ہیں کہ اسلامی معاشرت میں اچھے اخلاق بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

حدیث کی روشنی میں اخلاق

حضور نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اخلاق کا عملی نمونہ تھی۔ آپ ﷺ نے اخلاق کو دین کا جوہر قرار دیا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:
"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" (مسند احمد)
"میں تو اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کی بلندی کو مکمل کروں۔"
ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا" (سنن ترمذی)
"سب سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے بہتر ہیں۔"
آپ ﷺ نے ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نرمی اور محبت کا مظاہرہ کیا، چاہے وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔

اخلاق کی اقسام

1. ذاتی اخلاق: اپنے نفس کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا، سچائی، صبر، اور عاجزی۔
2. معاشرتی اخلاق: دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک، انصاف، اور تعاون کا مظاہرہ۔
3. عبادت کے اخلاق: اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا، اخلاص، اور شکر گزاری۔

اسلامی اخلاق کی خصوصیات

اسلامی اخلاق کی خصوصیات میں سچائی، عدل، امانت داری، رحم دلی، اور معاف کرنا شامل ہیں۔ ایک مسلمان کا کردار اس کے ایمان کی عکاسی کرتا ہے۔ اخلاق نہ صرف فرد کی شخصیت کو نکھارتے ہیں بلکہ ایک صالح معاشرے کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اخلاقی زوال اور اس کے نتائج

اخلاقی زوال معاشرے کی تباہی کا سبب بنتا ہے۔ آج کے دور میں مادہ پرستی، خود غرضی، اور بے راہ روی کی وجہ سے اخلاقی قدریں کمزور ہو رہی ہیں۔ اس کا حل قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل کرنا اور اپنی زندگی کو نبی کریم ﷺ کے اخلاقی نمونے کے مطابق ڈھالنا ہے۔
نتیجہ: قرآن و حدیث کی روشنی میں اخلاق اسلامی تعلیمات کا جوہر ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھے اخلاق اپنائے اور دوسروں کے لیے ایک مثال بنے۔ اخلاق ہی وہ صفت ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو خوشحالی کی طرف لے جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن و حدیث سے رہنمائی لے کر اپنی زندگی میں اچھے اخلاق کو اپنائیں تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

دورِ فتن میں سوشل میڈیا کا صحیح استعمال

از قلم:۔ محمد اشفاق عالم الأمجدی العلیمی
المتخصص فی الفقہ الحنفی (الافتاء)

آج ہم جس بحرانی دور سے گزر رہے ہیں، یہ نہایت ہی نازک اور پُر فتن دور ہے۔ اسلام کے دشمن ہر طرح سے امت مسلمہ کے ایمان و عقیدے کو پامال کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یقین جانیے، اس وقت سوشل میڈیا کا استعمال ہماری زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے، جس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں نے سوشل میڈیا کا سہارا لے کر امت مسلمہ پر حملہ کرنا شروع کر دیا ہے، جو نہایت ہولناک ہے۔
آج دشمنان اسلام مسلمانوں کے عقائد و معمولات کو نشانہ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ اسلامی تعلیمات اور اقدار سے مسلمانوں کو دور کرنے کی سازشیں رچ رہے ہیں۔ ایسے پر آشوب حالات میں سخت ضرورت اس امر کی ہے کہ سوشل میڈیا کا صحیح استعمال کیا جائے، اور اس کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو امت مسلمہ کے قلوب و اذہان میں مضبوطی کے ساتھ راسخ کیا جائے۔ معاً یہ یقین دلایا جائے کہ انسان کی حقیقی کامیابی کا راز اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری میں ہی ہے۔
الحمدللہ! اسی عظیم مقصد کے پیش نظر "المسائل بالدلائل گروپ" کا قیام عمل میں آیا۔ (تقریباً پانچ سال سے یہ گروپ عوام وخواص کو فائدہ پہنچا رہا ہے) یہ گروپ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کی روشنی میں امت مسلمہ کے ایمان وعقائد کے تحفظ وبقا کے لیے کوشاں ہے۔ اس گروپ کے ذریعے مسائل کو شرعی دلائل کی روشنی میں حل کیا جاتا ہے اور عوام کو صحیح رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

{{جامعہ امجدیہ گھوسی میں ختم بخاری شریف کی یادگار تقریب}}

از قلم:۔ محمد اشفاق عالم الأمجدی العلیمی
بچھاری آباد پور کٹیہار (بہار)

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی (مئو، یوپی) میں ختم بخاری شریف کی پُروقار اور یادگار تقریب منعقد ہوئی، جس نے علم و عرفان کی خوشبو اور روحانی ماحول سے فضا کو معطر کر دیا۔ یہ تقریب نہ صرف طلبہ کے علمی سفر کے اختتام کا اعلان تھی بلکہ ان کے لیے ایک نئے تعلیمی اور روحانی سفر کا آغاز بھی ثابت ہوئی۔
تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد نعت و منقبت کے نذرانے پیش کیے گئے۔ بعدہ جامعہ امجدیہ کے سابق شیخ الحدیث، جامع معقولات و منقولات علامہ مفتی عبد الرحمن صاحب دامت برکاتہم نے حدیث کی جامعیت اور اس کی افادیت پر ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ مزید جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کی بھرپور شرکت نے اس تقریب کی عظمت کو چار چاند لگا دیے۔
تقریب کا سب سے اہم مرحلہ وہ تھا جب ممتاز الفقہاء والمحدثین، سلطان المناظرین، جانشین صدر الشریعہ علامہ الشاہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی المعروف بہ حضور محدث کبیر دام ظلہ الاقدس کی آمد ہوئی پھر آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ ان کے پرنور کلمات اور شرح حدیث نے طلبہ کے دلوں کو علم و عرفان سے منور کر دیا۔
اور کیوں نہ ہو کہ اس وقت جماعت اہل سنت میں حضور محدث کبیر کی ذات بحیثیت محدث شیخ الکل کی ہے۔ آپ کی ذات جماعت اہل سنت کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔
آپ کو چار واسطوں سے امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک حدیث کی مبارک سند حاصل ہے، جو اہل سنت میں ایک عظیم اعزاز ہے۔ آپ کی سند محدث کبیر عن مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی، عن امام احمد رضا خان بریلوی، عن سید شاہ آل رسول مارہروی، عن علامہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، عن امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمھم اللہ تعالیٰ۔
مزید برآں، آپ کو حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی رحمہ اللہ سے بھی ایک دوسری سند حاصل ہے، جو پانچ واسطوں سے امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک جا پہنچتی ہے۔
تقریب کا اختتام حضور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ کی روح پرور دعا سے ہوا، جس میں انہوں نے طلبہ، و اساتذہ اور تمام حاضرین کے لیے دعا کی۔ یہ منظر ہر فرد کے دل میں ایک ناقابلِ فراموش نقش چھوڑ گیا۔
رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں حضور محدث کبیر کی ذات مبارکہ سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین، بجاہِ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اَفضل الصلاۃ والتسلیم

ملک نیپال کے تنزلی کے اسباب وعلل اور اس کا حل

: بلال برکاتی نیپالی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کسی بھی ملک کے تنزلی اور زوال پزیر ہونے کی بہت سارے اسباب ہیں، ان میں سے جو سب اہم اور بڑے اسباب ہیں وہ تین ہیں،
نمبر ایک: ملک کے حکمران حکومتی اداروں کے ملازمین کا کرپٹ اور رشوت خور ہونا،
نمبر دو: عدالتوں میں پولیس چوکیوں میں وقت پر مجرم کو سزا اور بے قصور مظلوم کو انصاف نہ ملنا،
نمبر تین: سرکاری محکموں، اداروں، پولیس چوکیوں میں موجود سرکاری افسران، ملازمین، کرمچاری کا ایمانداری سے اپنا کام انجام نہ دینا، یہ تین اسباب جو اوپر بیان ہوئے یہ کسی بھی ملک کے تنزلی اور زوال پزیر، ملک کو معاشی اور اقتصادی طور پر کمزور کرنے کا سب سے بڑی وجہ ہے، اور بد قسمتی سے ہمارا ملک نیپال انہیں اسباب سے گھرا ہوا ہے، عدالتوں میں وقت پر انصاف نہیں، پولیس محکوموں میں مجرموں کو سزا نہیں، سرکاری اداروں میں ملازمین ایماندار نہیں، ہر شعبے میں رشوت خور، ظالم وجابر، کام چور افراد موجود ہیں جو ملک کو ترقی یافتہ دیکھنا نہیں چاہتے ہیں، ملک کا نوجوان بیروزگاری کے سبب ملک چھوڑنے پر مجبور ہے ہر جانب ہاہاکار مچا ہوا ہے، لھذا ایسے حالات میں ہم نیپالیوں کی ذمہ داری بہت ہی بڑھ جاتی ہے، کہ ہمیں ملک و قوم کے لئے کیا کرنا ہے، کیا لائحہ عمل تیار کرنا ہے، ملک کیسے ترقی یافتہ بنے کس طرح رشوت خوروں کرپٹ حکمرانوں، غیر عادل ججوں ظالم افسرانوں سے محفوظ اور پاک وصاف کیا جائے یہ نوجوانان نیپال کو سوچنا ہو گا،
ہم جمہوریہ (democracy) ملک نیپال میں رہتے ہیں اور ہمارا آئین ہمیں اپنا لیڈر اپنا رہنما اپنا حکمران سلیکٹ کرنے کی آزادی ہر پانچ سال بعد دیتا ہے اور جب یہ موقع آتا ہے تو ہم لالچی بن کر چند لمحوں کی خوشی کے لئے اپنا آنے والا پانچ سال تباہی وبربادی کے دلدل میں ڈال دیتے ہیں اور پھر پانچ سال تک افسوس کرتے روتے گڑگڑاتے رہتے ہیں انصاف کے لئے گوہار لگاتے رہتے ہیں مہنگائی سے پریشان ہو کر احتجاج کرتے ہیں مگر کوئی سننے والا نہیں کیونکہ ہم نے حکمران ہی ایسا چنا ہے جو غیر ایمادر، کرپٹ، رشوت خور ہے، ظالم وجابر ہے اور پھر ہمیں ہمارے ہی کئے کی سزا ملتی رہتی ہے، اور ہم کو مجبوراً سہنا پڑتا ہے اور اچھے دن کی امید میں بیٹھے رہتے ہیں اور جب پھر سے دوبارہ موقع ملتا ہے پھر ہم ان جعل ساز فریبیوں دھوکے بازوں کے باتوں میں آکر پرانے مشکلات بھول جاتے ہیں اور لالچ میں آکر پھر سے وہی غلطی کر بیٹھتے ہیں، لھذا اب وقت آگیا ہے کہ ملک نیپال میں انقلاب لایا جائے اور اچھے ایماندار حکمران سیاستدان کو میدان میں اتارا جائے اور انہیں پارلیمنٹ تک پہونچایا جائے تاکہ وہ ملک نیپال کو ترقی یافتہ ممالک کے فہرست میں شامل کر سکے، اور ہماری پریشانیاں ختم ہو سکے اور آنے والی نسلوں کے لئے اچھا مستقبل ملک عزیز نیپال ہی میں ہو سکے،
نیپال سرکار سے اپیل ہیکہ ملک نیپال کی عدالتوں پولیس کچہریوں میں عدل و انصاف قائم کیا جائے، سرکاری اداروں سے کرپشن، رشوت خوری کو ختم کر کے نیپالی ناگریکوں کو سہولیات فراہم کی جائے اور ملک کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنے والے افراد کو قانون کے کٹہرے میں لاکر قرار واقعی سزا دی جائے، تاکہ ملک خوش حال ہو اور روزگار کے مواقع فراہم ہو سکے، شکریہ

زرد پتوں میں پڑی ایک بوسیدہ کتاب!!!

از قلم:۔ محمد اختر رضا امجدی
متعلم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو یوپی

خواب و منام کا سلسلہ بامِ عروج پر تھا، در و دیوار کی خلا کو رات کے وحشت ناک سناٹے ملاء کر رہے تھے۔ اس روز رات مزید گہری اور طویل تر ہوتی جا رہی تھی، جس کی طوالت عاشق محبوب کی زلفِ پریشاں کو "شبانِ ہجراں دراز چوں زلف" کہہ کر، اور اسکی گہرائی کو محبوب کی مخمور نگاہوں کے ذریعہ بیان کرتا ہے۔ کچھ یوں تاریکی اور سناٹے کا سماں بندھا ہوا تھا۔ سب اپنی اپنی خواب گاہوں میں محوِ خواب تھے۔
حالتِ خوابیدگی میں ایک خواب نگاہوں کی زینت بنا ہوا تھا۔ دل اس کی طرف کشاں تھا اور تکمیلِ رُویا کا متمنی، اچانک سرِ راہ زرد پتوں کی اوٹ میں ایک قدیم اور بوسیدہ کتاب گزر گاہِ نگاہ ہوئی۔ میں چاہتا تھا کہ اس گزر گہِ نگاہ سے اغماض نظری کرتے ہوئے آگے نکل جاؤں، مگر اس کتاب میں کیا ایسا تھا کہ نگاہ اسی پر اٹک گئی تھی۔ نگاہ اس کو دیکھ یوں خیرہ ہوئی کہ کیفیات بیان سے بالاتر ہیں۔
اب یہ خلش تھی دل میں کہ آخر وہ کیسی کتاب ہے، جو زرد پتوں کے اوٹ میں پڑی ہوئی تھی۔ کتاب بھی قدیم اور بوسیدہ لگ رہی اور اب اپنی زردی والی کیفیت کو بھی الوداع کہہ رہے تھے، یوں سوکھنے کے قریب جا پہنچے تھے۔ کیا لمیینیشن تھا دونوں کے درمیان پتے وہ جن کا کوئی پرسانِ حال نہیں اور کتاب بھی اسی نوعیت کی تھی۔
خیر قدمِ رفتگاں کو لگام کسی میں نے اس کو اپنے ہاتھوں میں لیا، الٹ، پلٹ کر آگے، پیچھے ہر چہار جانب سے اسے دیکھا، مگر جب بھی اس کتاب کے ادراک سے قاصر تھا۔ سمجھ سے بالاتر بات تھی کہ آخر وہ کیسی کتاب تھی نا اس کا کوئی نام تھا، نہ ہی مصنف کے نام مذکور تھا، جلد اور اوراق گردانی کے بعد بھی اس سے کورے صفحات کے سوا کچھ کچھ حاصل نہ ہوا۔
اب کچھ باتیں سمجھ میں آرہی تھیں، پہلی بات یہ کہ زندگی بھی اسی زرد پتوں میں پڑے بوسیدہ اور قدیم کتاب کے مثل ہے۔ اور وہ زرد پتے جس کتاب کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہیں، وہ اور کچھ نہیں دنیا ہے، جس کی حقیقت فنا ہے۔ اس کتاب کا نام یقیناً زندگی ہے، اور اس کی تدبیر فرمانے والی ذات وہ ہے، جس کی شان "اذا اراد امرا اًن یقول لہ کن فیکون" ہے۔ اور کسب کرنے والے ہم انسان ہیں۔
تو اب ہمیں طے کرنا ہے، کہ زندگی کی کتاب کو ہم نے عطر بیز گلدستوں سے بھرنی ہے۔ یا فتنہ، فساد، لڑائی، جھگڑا اور انتشار و افتراق کی نحوستوں سے بھرنی ہے۔ (Choice is yours) فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی معاہدہ

از قلم:۔ اللہ نواز خان

ایک اچھی خبر سننے کو مل رہی ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی معاہدہ ہو چکا ہے۔ عرب نیوز، ترکیہ میڈیا اور قطری وزیراعظم نے اس معاہدے کی تصدیق کی ہے۔ 7 اکتوبر 2023 سے جاری جنگ کے رکنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے اور امید پیدا ہو گئی ہے کہ مزید تباہی نہیں ہو گی۔ مختلف رپورٹس کے مطابق اس جنگ میں غزہ کے 50 ہزار افراد شہید ہو گئے ہیں۔ کچھ رپورٹس بتاتی ہیں کہ شہادتوں کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ چکی ہے۔ زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ غزہ کی تقریباً کل آبادی 23 لاکھ تھی جس میں 20 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ اسرائیل نے 15 ماہ سے زائد عرصہ میں غزہ پر بے تحاشہ بمباری کی۔ مسجدوں، عبادت گاہوں، سکولوں اور بازاروں کے علاوہ رہائشی علاقوں پر بھی بمباری کی جاتی رہی ہے اور غزہ تباہی کا نمونہ بن چکا ہے۔ اس جنگ میں غزہ کے مسلمانوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا۔ زخمیوں اور بیماروں کو علاج کی سہولیات دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ اذیت اٹھانا پڑی اور کئی افراد مناسب علاج کی عدم دستیابی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ خوراک کی کمی نے بھی اموات میں اضافہ کیا، سردی اور دیگر کئی مسائل غزہ کے مظلوم رہائشوں کے لیے عذاب ثابت ہوتے رہے۔ عرب ریاستوں خصوصی طور پر اسلامی ریاستوں کی خاموشی تکلیف دہ ثابت ہوتی رہی ہے۔ اسرائیل کے ظالمانہ اقدامات کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے بھی ہوتے رہے، عالمی عدالت انصاف نیتن یاہو کو بین القوامی مجرم قرار دے چکی ہے، لیکن امریکہ اور اس کے اتحادی اسرائیل کی کھل کر مدد کرتے رہے۔ اسرائیل کی وحشیانہ بربریت جاری رہی۔ جنگ بندی کے معاہدے کی کوششیں کافی عرصہ سے جاری تھیں، لیکن اسرائیل اپنی طاقت کے غرور کی وجہ سے معاہدہ کرنے سے انکار کرتا رہا ہے۔ اب معاہدہ ہو رہا ہے تو فلسطینی خوشی کی مارے جشن منا رہے ہیں۔ تباہ حال فلسطینیوں کے پاس اب کچھ نہیں بچا، لیکن وہ پر امید ہیں کہ مستقبل بہتر ہو گا۔ کچھ اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج نے جنوبی غزہ سے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ مصر نے رفح سرحدی گزرگاہ کے پاس میڈیکل کیمپ قائم کر دیا ہے اور مصری ہلال احمر کی میڈیکل تنظیمیں بھی صوبہ شمالی سینا میں پہنچ گئی ہیں۔ زخمی اور بیمار افراد کا علاج شروع کر دیا گیا ہے۔

اسرائیل اور حماس کے درمیان اس معاہدے کا اطلاق 19۔ جنوری سے ہو گا اور قیدیوں کی رہائی کا امکان اتوار تک ہے۔ یہ معاہدہ تین مراحل پر مشتمل ہے۔ اس معاہدے پر اسرائیل، قطر، حماس اور امریکہ کے دستخط ہیں۔ پہلے مرحلے میں چھ ہفتوں کے دوران سینکڑوں فلسطینی قیدیوں کے بدلے میں 33 اسرائیلی یرغمالی رہا کیے جائیں گے۔ اس دوران اسرائیلی فوج غزہ کی سرحد کے اندر 700 میٹر تک خود کو محدود کرے گی۔ اسرائیل تقریباً دو ہزار قیدی رہا کرے گا اور ان قیدیوں میں اڑھائی سو قیدی عمر قید پانے والے بھی شامل ہیں اور حماس بدلے میں تینتیس یرغمالی رہا کرے گا۔ اسرائیل مصر کے ساتھ رفح کراسنگ کھول دے گا۔ دوسرے مرحلے میں زندہ مرد فوجیوں اور شہریوں کو اسرائیل کے حوالے کیا جائے گا، جب کہ مارے جانے والے اسرائیلیوں کی لاشیں بھی اسرائیل کے حوالے کی جائیں گی۔ اسرائیل بھی مزید قیدی رہا کر دے گا۔ تیسرے مرحلہ میں غزہ کی دوبارہ تعمیر کا مرحلہ ہو گا، کیونکہ غزہ تباہ ہو چکا ہے۔ غزہ کی دوبارہ تعمیر کے لیے کافی عرصہ درکار ہو گا اور اس کے لیے بہت سے سرمائے کی بھی ضرورت ہو گی۔ غزہ کے باسیوں کی دوبارہ بحالی میں شدید مشکلات پیش آئیں گی۔ اس معاہدے پر عمل درآمد فوری طور پر ہونا چاہیے، کیونکہ جنگ ابھی بھی جاری ہے۔ کچھ گھنٹوں میں اسرائیل نے تقریباً ساٹھ سے زیادہ شہری شہید کر دیے ہیں۔ جنگ بندی کا معاہدہ تقاضہ کرتا ہے کہ فوری طور پر جنگ بندی ہونی چاہیے، تاکہ مزید فلسطینی شہید یا زخمی نہ ہو سکیں۔ غزہ کی تعمیر نو کے لیے اسلامی ریاستیں فوری طور پر فنڈز مہیا کریں اور غزہ کے رہائشیوں کی بحالی کے لیے بھی سرمایہ مہیا کریں۔ غزہ کے شہریوں کے لیے یہ مشکل وقت ہے اور ان کی مدد کرنا فرض ہے۔ خوراک اور ادویات کی قلت نے بھی غزہ میں شدید مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ ضروریات زندگی غزہ کے شہریوں کو فوری طور پر حاصل ہونی چاہیے۔ اس معاہدے کو پائیہ تکمیل تک پہنچنے کے لیے کچھ مشکلات پیش آرہی ہیں۔ قطر کے وزیر اعظم عبدالرحمان الثانی کے مطابق اسرئیلی کابینہ کی منظوری کے بعد معاہدے کا اطلاق اتوار سے ہو گا۔ اسرائیل کی طرف سے بھی اعتراضات اٹھائے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اسرائیل کا کہنا ہے کہ حماس کچھ غیر ضروری مفاد اٹھانے کے چکر میں ہے۔ اسرائیلی کابینہ بھی اگر اس معاہدے سے انکار کر دے تو پھر یہ معاہدہ کینسل ہو سکتا ہے۔ اسرائیلی وزیر خزانہ سموتریش اور قومی سلامتی کے وزیر ایتاربن غفیر اس جیسے کسی بھی معاہدے کے خلاف ہیں۔ اسرائیل میں کچھ حلقے اس جنگ کو مزید جاری رکھنا چاہتے ہیں، ان کے مطابق اسرائیل مزید مفاد حاصل کر سکتا ہے۔ اسرائیل غزہ کے انتظامی امور حماس کو دینے کے حق میں بھی نہیں ہے اور فلسطینی اتھارٹی کو بھی دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اسرائیل سمجھتا ہے کہ انتظامی امور دوبارہ اگر حماس کے کنٹرول میں آگئے تو اسرائیل کے لیے مستقبل میں مزید مشکلات پیدا ہوں گی۔ سیکورٹی کنٹرول تو خود ہی رکھنا چاہتا ہے اور مزید انتظامات عرب امارات کے تعاون سے چلانے کا خواہش مند ہے۔ حماس کو اس بات کا خدشہ ہے کہ پہلے مرحلے میں اگر یرغمالی رہا کر دیے گئے، تو اسرائیل بعد میں اس معاہدے سے انکار ہی نہ کر دے۔ اسرائیل سمجھتا ہے کہ حماس نے کچھ ایسے قیدیوں کے نام بھی رہا ہونے والے قیدیوں کے ناموں میں شامل کر دیے ہیں جو اس کے اراکین ہیں۔ اسرائیل ان قیدیوں کو بھی رہا نہیں کرنا چاہتا جو سات اکتوبر 2023 کے حملے میں شامل تھے۔ 7 اکتوبر کے حملے میں شامل ہونے والوں کو رہا نہ کرنا اسرائیل کی زیادتی ہے کیونکہ بدلے میں بہت زیادہ نقصان ہو چکا ہے۔ اسرائیل صرف عام قیدی رہا کرنا چاہتا ہے اور جو قیدی حماس سے تعلق رکھتے ہیں ان کو رہا کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ اسرائیل تمام یرغمالیوں کی واپسی چاہتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کتنے مر چکے ہیں اور کتنے زندہ ہیں؟ اسرائیل اس بات کا بہانہ بنا کر معاہدے سے انکار کر سکتا ہے کہ اس کے تمام قیدی واپس نہیں کیے گئے۔ اسرائیل اس بات کے حق میں بھی ہے کہ اس کی سرحدیں وسیع کی جائیں اور اس کے لیے کچھ دن پہلے گریٹر اسرائیل کے نام کا نقشہ بھی شیئر ہوا ہے۔ اس نقشے میں بہت سے علاقوں کو اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ اس معاہدے کی تکمیل کے لیے ابھی کافی مشکلات موجود ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں امن کے لیے، بلکہ عالمی امن کے لیے ضروری ہے کہ فوری طور پر اس معاہدے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ بدامنی کی آگ خطرناک حد تک پھیلتی ہوئی دوسرے خطوں تک بھی جا پہنچے گی۔ اسرائیل کو اس بات کا بھی پابند کیا جائے کہ وہ مزید جنگ سے باز رہے۔

اس معاہدے کو فوری طور پر تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے بھی اس معاہدے کی تصدیق کی ہے۔ امریکی نائب وزیر اعظم کملا ہیرس نے وزیر خارجہ انتھونی بلنکن کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کہا کہ اس معاہدے کے نتیجے میں غزہ میں جنگ رک سکے گی، فلسطینی شہریوں کو انسانی امداد کی فراہمی ممکن بنائی جائے گی اور یرغمالیوں کو ان کے خاندانوں کے ساتھ 15 ماہ کی قید کے بعد ملنے کا موقع ملے گا۔ بعض کے نزدیک ہلاکتیں رک سکتی ہیں لیکن اصل تنازع نہیں رک سکے گا، کیونکہ یہ تنازع کئی دہائیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اس معاہدے کی طرف اسرائیل اس لیے بڑھ رہا ہے کیونکہ اس کی فوج میں بھی کچھ آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ وہ لڑائی سے عاجز آچکے ہیں اور کہیں کہیں انکار بھی کیا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے بھاری اخراجات بھی اس کے لیے مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے بہت سے شہری بھی نہیں چاہتے کہ جنگ جاری رہے۔ بہرحال اسرائیل اور حماس کے درمیان معاہدہ ہونے سے امن پسندوں کو خوشی محسوس ہو رہی ہے اور مثبت امید رکھ رہے ہیں کہ اس خطے میں امن آئے گا۔ قطر کے ساتھ دوسرے ممالک بھی امن کے لیے کھڑے ہوں۔ اسرائیل کو پریشرائز کر کے بھی جنگ بندی کرنے پر مجبور کیا جائے۔ کئی دہائیوں سے جاری یہ تنازع اختتام پذیر ہو جائے تو یہ بہت ہی بہتر فعل ہو گا۔

لال کوٹ قلعہ: دہلی کی قدیم تاریخ کا آئینہ

از قلم:۔ ڈاکٹر شاہد حبیب

حال ہی میں مجھے دہلی کی تاریخ کا اولین نشان، لال کوٹ قلعے، کے معائنے و مشاہدے کا موقع ملا۔ مہرولی کے قریب واقع سنجے ون میں موجود اس قلعے کی شکستہ دیواروں کے بیچ پہنچا تو وہاں مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی، جیسے صدیوں پرانی کہانیاں اپنی خاموش زبان میں مجھے پکار رہی ہوں۔ ہر پتھر، ہر دیوار، اور ہر کونے میں ایک تاریخ دفن ہے جو دہلی کے وجود کا آغاز اور اس کے ارتقاء کی گواہی دیتی ہے۔ ان شکستہ دیواروں کو دیکھتے ہوئے، میرا ذہن تاریخ کے ان اوراق میں گم ہو گیا جہاں دہلی کے بسنے کی کہانیاں لکھی گئیں۔ لال کوٹ، جو دہلی کے اولین شہری علاقے کی بنیاد ہے، آج بھی اپنے اندر کئی صدیوں کی تاریخ، ثقافت، اور سیاسی تبدیلیوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ لال کوٹ قلعے کی بنیاد 1060 عیسوی میں تومر راجپوت حکمراں، راجہ انگ پال دوم نے رکھی تھی۔ یہ قلعہ نہ صرف ایک مضبوط فوجی مرکز تھا بلکہ دہلی کی اولین بستی کا بھی مرکز تھا۔ تومر حکمرانوں نے اس علاقے پر 700 عیسوی سے حکمرانی کی، جس کے آثار آج بھی جنوبی دہلی کے سورج کنڈ کے قریب دیکھے جا سکتے ہیں۔ راجہ انگ پال نے لال کوٹ کو دہلی کی بنیاد کے طور پر تعمیر کیا، اور یہاں ایک منظم بستی بسائی۔ بارہویں صدی میں چوہان راجپوتوں نے دہلی پر قبضہ کیا اور راجہ پرتھوی راج چوہان کے دور میں لال کوٹ کو مزید وسعت دی گئی۔ اس قلعے کو نئے نام، "قلعہ رائے پتھورا"، سے جانا گیا۔ پرتھوی راج چوہان نے نہ صرف قلعے کی فصیل کو مضبوط کیا بلکہ اس کے ارد گرد نئے علاقے بھی آباد کیے۔

چندربردائی کی مشہور تصنیف "پرتھوی راج راسو" میں ذکر ملتا ہے کہ دہلی شہر کو "دہلی" کا نام راجہ انگ پال نے دیا تھا۔ انگ پال کی جانب سے تعمیر کردہ یہ قلعہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا اور اس کی دیواروں کے نشانات قطب مینار کے قریب واقع ان شکستہ دیواروں کے بیچ دیکھے جا سکتے ہیں۔ بارہویں صدی کے اواخر میں، دہلی پر قبضے کا خواب لیے محمد غوری نے جب راجپوت حکمرانوں کے خلاف مہم شروع کی اور پہلی جنگِ ترائن (1191 عیسوی) میں راجپوتوں نے غوری کو شکست دی، مگر ان کے اعزاز کے ضابطے کے تحت انھیں رہا کر دیا گیا۔ تو اگلے ہی سال قوت کو مجتمع کر کے انھوں نے پھر حملہ کیا اور دوسری جنگِ ترائن میں محمد غوری نے راجپوتوں کو شکست دے کر پرتھوی راج چوہان کو قید کر لیا۔ محمد غوری کی فتح کے بعد لال کوٹ اور قلعہ رائے پتھورا اسلامی سلطنت کے قبضے میں آگئے۔ محمد غوری نے دہلی کو اپنا مرکز بنایا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور بہادر جرنیل قطب الدین ایبک کو دہلی کا نائب مقرر کیا۔ قطب الدین ایبک نے لال کوٹ میں کئی تعمیراتی منصوبے شروع کیے، جن میں قطب مینار اور قوت الاسلام مسجد شامل ہیں۔ کئی مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان تعمیرات میں ہندو اور جین مندروں کی باقیات کا استعمال کیا گیا، جس کی جھلک آج بھی ان عمارتوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

1206 میں محمد غوری کے قتل کے بعد، قطب الدین ایبک نے خود کو دہلی کا سلطان قرار دیا اور غلام خاندان کی بنیاد رکھی، جس نے دہلی پر 80 سال سے زائد عرصے تک حکمرانی کی۔ اس خاندان کے ایک اور عظیم حکمران، شمس الدین التتمش نے قطب مینار کی تکمیل اور قوت الاسلام مسجد کی توسیع کی۔ قطب خاندان کے بعد خلجی خاندان نے اقتدار سنبھالا۔ علاؤالدین خلجی، جو اس خاندان کا سب سے طاقتور حکمراں تھا، نے لال کوٹ کے قریب کئی اہم عمارتیں تعمیر کیں۔ انہوں نے علائی مینار کی بنیاد رکھی، جو قطب مینار سے دوگنا اونچا ہونا تھا، اور علائی دروازہ تعمیر کیا۔ علاؤالدین خلجی نے قلعہ سِری کی بھی تعمیر کروائی، جو ایک فوجی کیمپ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ لال کوٹ کے موجودہ آثار زیادہ تر مہرولی کے جنگلات میں محفوظ ہیں۔ ان شکستہ دیواروں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ یہ قلعہ کس قدر وسیع اور مضبوط تھا۔ 1992 سے 1995 کے دوران محکمہ آثارِ قدیمہ کے ادارے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے یہاں کھدائی کرائی، جس میں "انگ تال"، راجپوت دور کے برتن، سکے، اور دیگر اہم تاریخی اشیاء دریافت ہوئیں۔ انگ تال، جو لال کوٹ کے مرکز میں واقع تھا، راجہ انگ پال کی تخلیقی سوچ اور انجینئرنگ کا مظہر ہے۔ بدقسمتی سے یہ تالاب آج جنگل کے بیچ چھپا ہوا ہے، اور وہاں تک پہنچنے کا کوئی منظم راستہ تک نہیں۔ لال کوٹ کی موجودہ دیواریں، جو قطب مینار کے قریب واقع ہیں، وقت کے ساتھ شکستہ ہو چکی ہیں۔ 2007 اور 2009 میں اے ایس آئی نے ان دیواروں کے تحفظ کی کوشش کی، مگر زمین کے تنازعے کی وجہ سے کام رک گیا۔ دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) کی زمین پر یہ دیواریں واقع ہیں، اور اس کے باعث ان کی حفاظت کا کام اٹک کر رہ گیا اور آج تک مکمل نہیں ہو سکا۔

دہلی کے نام کی کئی کہانیاں ہیں، جن میں سب سے مشہور یہ ہے کہ اس علاقے کو "دہلی" یا "دھلی" کا نام راجہ انگ پال نے دیا۔ کچھ مؤرخین کے مطابق دہلی کا نام "راجہ دہلو" کے نام پر رکھا گیا تھا، جو 800 قبل مسیح میں یہاں کا حکمراں تھا۔ تاہم، انگ پال کی تعمیرات اور لال کوٹ قلعے کی بنیاد دہلی کو اس کا موجودہ مقام دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لال کوٹ کی اہمیت محض ایک قلعے کی نہیں بلکہ یہ دہلی کی اولین شہری بستی کا مرکز تھا۔ اس نے دہلی کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کا کردار ادا کیا، جہاں مختلف ادوار میں تومر، چوہان، غوری، اور ترک حکمرانوں نے اپنی چھاپ چھوڑی۔ یہ قلعہ نہ صرف ایک فوجی مرکز تھا بلکہ دہلی کی ثقافتی اور سماجی زندگی کا بھی محور رہا۔ راجہ انگ پال کی تعمیرات سے لے کر قطب الدین ایبک اور علاؤ الدین خلجی کے دور تک، لال کوٹ نے کئی اہم تاریخی واقعات کا مشاہدہ کیا۔ لال کوٹ کی شکستہ دیواریں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ عظیم سلطنتیں اور ان کے آثار بھی وقت کے ساتھ زوال پذیر ہو سکتے ہیں۔ تاہم، ان کی تعمیرات اور تاریخ ہمیں ان کے عروج و زوال کی کہانی سناتی ہیں۔ دہلی کے شہریوں کے لیے لال کوٹ محض ایک آثار قدیمہ کا مقام نہیں، بلکہ ان کی تاریخ اور وراثت کا حصہ ہے۔ لال کوٹ کا معائنہ کرتے ہوئے مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں وقت کے ساتھ پیچھے جا رہا ہوں۔ ان دیواروں کو دیکھتے ہوئے راجہ انگ پال، پرتھوی راج چوہان، اور محمد غوری جیسے عظیم کرداروں کی شبیہیں ذہن میں گردش کرنے لگیں۔

لال کوٹ نہ صرف دہلی کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے بلکہ یہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ تاریخ کو محفوظ رکھنا اور اس سے سبق لینا کتنا ضروری ہے۔ دہلی کی موجودہ شکل اس قدیم قلعے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی، اور اس کے تحفظ کے لیے مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔

لال کوٹ کا دورہ ایک یادگار تجربہ تھا جو تاریخ کے اوراق میں گم ایک سنہرے باب کی یاد دلاتا ہے۔ لال کوٹ قلعے میں چہل قدمی کرتے ہوئے یہ احساس شدت اختیار کر رہا تھا کہ یہ صرف پتھر اور دیواروں کا مجموعہ نہیں، بلکہ تاریخ کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ یہ قلعہ دہلی کی بنیاد، اس کے عروج و زوال، اور مختلف ادوار کی کہانیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لال کوٹ کے باقیات کو محفوظ کیا جائے اور اس کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا جائے، تاکہ آنے والی نسلیں اپنی تاریخ سے جڑ سکیں۔ لال کوٹ کا معائنہ محض ایک سفر نہیں بلکہ ماضی کے اوراق میں جھانکنے کا موقع تھا، جہاں دہلی کی بنیاد رکھی گئی اور تاریخ کے اہم باب لکھے گئے۔

☆☆☆

اردو صحافت میں نیپال اردو ٹائمز کا اہم کردار

"نیپال اردو ٹائمز" اردو صحافت میں نیپال کے باشندوں کے لیے اردو زبان میں مواد فراہم کرنے والا ایک اہم پلیٹ فارم ہے جس کا ابھی چند شمارے شائع ہوئے ہیں۔ اس اخبار کے ذریعے جہاں اردو زبان کو فروغ ملے گا، وہیں اردو بولنے والے طبقے کے مسائل، خیالات اور ثقافتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں بھی مددگار ثابت ہو گا۔ اس اخبار کی اشاعت سے اردو زبان کے فروغ کے علاوہ نیپال کی سیاسیات، سماجیات اور معاشیات سے متعلق تمام مسائل قارئین تک پہنچانے میں نمایاں کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس اخبار کے منظر عام پر آنے کی خبر جب مجھے ملی تو مجھے بے حد خوشی محسوس ہوئی کیونکہ جو کمی نیپال میں ایک عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی، اسے صاحب اخبار نے پُر کرنے کی کوشش کی۔ نیپال کی ایک بڑی آبادی اردو زبان بولتی اور سمجھتی ہے، لہٰذا ضرورت اس بات کی تھی کہ ایک ایسا اخبار منظر عام پر آئے جو نیپال کے باشندوں کی ضرورت کو پورا کر سکے۔ صاحب اخبار نے اپنی حساسیت کا اظہار کرتے ہوئے اس اخبار کو منظر عام پر لایا۔

اس اخبار نے اپنے قلیل عرصے میں اس مقام کو حاصل کر لیا جو دیگر زبانوں کے اخبارات کو حاصل نہیں ہو سکا۔ اس اخبار کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صاحب اخبار اور ان کے اراکین، جنہیں میں بہت قریب سے جانتا ہوں، ان کے خلوص اور معاشرے سے ہمدردی نے نیپال اردو ٹائمز کو اس مقام پر پہنچایا۔ عصر حاضر میں میڈیا نے لوگوں کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ نیپال اردو ٹائمز نے جدید اردو صحافت کو اپنایا اور نیپالی مسلمانوں کو ڈیجیٹل دنیا سے جوڑا۔ نیپال اردو ٹائمز نے اردو صحافت کے معیار کو بہتر بناتے ہوئے جدید تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھالا اور قارئین کو وہ تمام معلومات فراہم کیں جو دنیا بھر کے اردو اخبارات فراہم کرتے ہیں۔ نیپال اردو ٹائمز نے معاشرتی اور سیاسی موضوعات پر اردو زبان میں خبریں فراہم کر کے نیپالی مسلمانوں کے لیے آواز اٹھائی۔ اس نے اردو صحافت کو ایک نئے معیار پر پہنچایا، جس کے ذریعے نیپال کے مسلمان نہ صرف اپنے مسائل کو سمجھنے لگے بلکہ حکومت کے سامنے اپنی ترجیحات بھی پیش کرنے لگے۔ نیپال اردو ٹائمز نے اردو زبان میں عوامی مسائل پر مضامین شائع کیے، جس سے نیپال میں اردو بولنے والوں کے مسائل عالمی سطح پر اجاگر ہوئے۔

"نیپال اردو ٹائمز" کی اردو صحافت میں اہمیت بے حد زیادہ ہے۔ اس نے نیپال میں اردو زبان کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ اسے مزید فروغ دیا۔ نیپال کے مسلمانوں کے لیے یہ اخبار ایک روشن امید ہے، جو ان کے مسائل کو اجاگر کر رہا ہے، ان کے حقوق کی حفاظت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، اور انہیں دنیا کے ساتھ جوڑ بھی رہا ہے۔ نیپال اردو ٹائمز نے اردو صحافت میں نئے رجحانات کو اپنایا، جس سے اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

از: محمد حسین علیمی۔ ریسرچ اسکالر
دین دیال اپادھیائے یونیورسٹی گورکھپور انڈیا

لیڈر کی خوبیاں اور اس کے اوصاف: از قلم: نور محمد نظامی نیپال

چند خصوصیات ایسی ہیں جو انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز و نمایاں کرتی ہیں جن میں لیڈرشپ "leadership" (قیادت) بھی شامل ہے۔ قیادت کا بنیادی مقصد انسانوں کی درست رہنمائی اور ان کے مسائل کا آسان حل فراہم کرنا ہوتا ہے۔ باشعور، باصلاحیت اور دیانت دار قیادت نہ صرف انسانی مسائل کے حل میں ہمیشہ مستعد و سرگرم رہتی ہے بلکہ معاشرے کی خوشحالی امن اور ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ایک انقلابی قائد ایسا مربی اور رہنما ہوتا ہے جو کسی حالت میں بھی اپنی قوم کی اصلاح سے دست بردار نہیں ہوتا۔ وہ قوم کو درپیش مسائل سے نہ صرف پوری طرح آگاہ ہوتا ہے بلکہ ان کے حل کے لئے اس کے پاس قوانین، قواعد و ضوابط پر مشتمل ایک مکمل دستور اور طریقہ کار بھی ہوتا ہے۔ وہ ایسا نظام العمل ترتیب دیتا ہے جس پر عمل پیرا ہو کر قوم دنیا بھر میں حقیقی آزادی اور خود مختاری حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ فلاحی ریاست بننے کے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لیتی ہے۔ بڑی بڑی عظیم شخصیات اپنے اپنے دور میں اس دنیا میں تشریف لائیں، جنہوں نے اپنے اپنے ملکوں اور قوموں کے احوال کو بدلنے کے لیے سرتوڑ کوششیں کیں۔ ان میں سے بعض کامیاب بھی ہوئے لیکن جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ دستور یا نظام جن سے لوگوں کو متعارف کرایا تھا وہ بھی ان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا۔ ایسی ہستیاں تعداد میں بہت کم ہوئی ہیں کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی نہ ان کی یاد کم ہوئی اور نہ ہی ان کی تعلیمات کا فیض ختم ہوا۔ حقیقی قائد اور مربی وہ ہوتا ہے کہ جس کے کردار کا نقش لوگوں کے قلوب و اذہان پر ایسا نقش ہو جائے کہ وہ دنیا چھوڑ بھی جائے تو تب بھی جس انقلابی سوچ اور جرأت سے لوگوں کو باطل کے خلاف کھڑے ہونے کا حوصلہ پیدا کیا تھا، وہ برقرار رہے۔ اس کردار کے پیچھے اس کی فکر، انقلابی فلسفہ، اعلی اخلاقی جرأت اور اس کا روحانی مقام و مرتبہ پنہاں ہوتا ہے، جس سے اس کے پیروکاروں کو جرأت کا پیکر بنے رہنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ وہ زندگی کے جملہ پہلوؤں میں اپنے قائد کے شبانہ روز قرآن و سنت پر مبنی معمولات حیات سے سبق پا کر کچھ کر گزرنے کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں۔ ایسی ہستیاں ہمہ پہلو صفات کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ اپنے جلال و جمال، اپنی فکر، روحانیت، جرأتِ کردار اور اپنے باطل شکن افکار سے لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ لوگ ان کی صحبت اور ذکر سے تسکینِ قلب پاتے ہیں۔ اچھے لیڈر کی خوبیاں تو، ایک اچھے لیڈر کی کچھ خصوصیات کیا ہیں؟ ایک الگ تھلگ شخص یا ٹیم کے رکن کے طور پر، ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کے لیے ایک منٹ نکالیں جو آپ کو ایک لیڈر پر اعتماد اور یقین دلاتی ہیں۔ اگر مجھے اس سوال کا جواب دینا ہو تو میں یہ کہوں گا کہ کوئی صبر کرنے والا، باشعور، غیر فیصلہ کن، اور بات چیت میں اعلیٰ قیادت کے کردار کے لیے مثالی ہے۔

اگرچہ ان میں سے ایک شخص سے دوسرے شخص میں مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ایک اچھے رہنما کی بنیادی خصوصیات کو کچھ مخصوص خصوصیات میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ان خصائص کی فہرست ہے جو کوئی بھی شخص سیکھ سکتا ہے اور ترقی کر سکتا ہے اور ایک بہترین اور قابل احترام رہنما بننے کے راستے پر گامزن ہو سکتا ہے:

دیانت داری - ایک اچھے لیڈر کی خوبیاں: دیانتداری ان اقدار میں سے ایک ہے جو ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔ ایک رہنما کے طور پر، یہ آپ کی قیادت کو فروغ دیتا ہے. ہر کوئی ایک ایسے لیڈر کا احترام کرتا ہے جو اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جو شخص جھوٹے وعدے نہیں کرتا وہ شارٹ کٹ لینے سے انکار کرتا ہے اور اس کے بجائے اخلاقی اور اخلاقی بنیادوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے وہ اچھی قیادت کا امیدوار ہے۔ **لیڈر کے اوصاف** لیڈر وہ ہوتا ہے جو متحرک کرتا ہے، جو ایسے فیصلے کرتا ہے جو اس کی جماعت پر مثبت اثرات ڈالتے ہیں، اور جو کہ مختلف النوع افراد کی ایک ٹیم کو ایک مشترکہ مقصد کے لئے کام کرنے پر آمادہ کر لیتا ہے۔ لیکن اگر سب مینیجر لیڈر نہیں ہوتے تو پھر ایک لیڈر میں وہ کون سی خاصیت ہوتی ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے؟ شخصی کشش ایک ایسی خاصیت ہے جسے غلط فہمی کی بناء پر اکثر سب سے زیادہ ضروری لازمہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ تاہم، اگر آپ مندرجہ ذیل اوصاف کو پیدا کرنے کے لئے محنت کریں تو شخصی کشش زیادہ آسانی سے حاصل ہو جاتی ہے: اپنے کام کے متعلق حقائق سے باخبر رہئے اور انہیں استعمال کیجئے۔ ضروری ہے کہ ایک لیڈر کو اپنے کام کی تفصیلات کا علم ہو تاکہ وہ پوری تنظیم کے لئے کام کر سکے۔ جزئیات پر زور مت ڈالئے، مطلب یہ کہ چھوٹی چھوٹی بات پر بہت زیادہ توجہ دینے پر اصرار نہ کیجئے۔ اگر آپ کے ماتحتوں کو ایسا لگے کہ آپ ہر وقت ان کے سر پر سوار رہتے ہیں تو اس سے عدم اعتمادی کا ماحول پیدا ہو گا۔ اس بات سے ضرور باخبر رہئے کہ دوسرے کیا کام کر رہے ہیں لیکن انہیں یہ احساس مت دلایئے کہ آپ ہر وقت ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر کسی لیڈر کے ماتحت، اور اس کے بالادست حکام، اس پر اعتماد نہیں کرتے تو وہ ناکام ثابت ہو گا۔ ٹیم کے لوگ جلد ہی ایسے شخص سے کترا کر کام کرنا سیکھ لیتے ہیں جس پر وہ اعتماد نہیں کرتے یا جو اپنے وعدے پورے نہیں کرتا۔ مثال کے طور پر، اگر ایک لیڈر اپنے ماتحت کے سامنے کوئی اور بات کرے اور اس کا عمل کوئی اور ہو تو اس پر کوئی اعتماد نہیں کرے گا، خواہ بات دیکھنے میں کتنی معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ ایک لیڈر کی حیثیت سے آپ کی عوامی اور نجی زندگی کو قابل تقلید ہونا چاہیئے۔ خود کو ایک مثال بنئے۔ اگر آپ اپنے ماتحتوں سے ایک خاص طرح کے رویئے کی توقع کرتے ہیں مگر خود ویسے رویئے کا مظاہرہ نہیں کرتے تو آپ کا وقار مجروح ہو گا۔ اگر کارکن لیڈر پر اعتماد نہیں کرے گا تو کام کا معیار یقیناً متاثر ہو گا۔